

مُحَمَّدٌ عَلَىٰ

يٰ مُبَارِكُ سَالَهُ هَدَى يَتَّقِيَ عَجَالَهُ مُسْلِمًا لَوْلَهُ كَإِيمَانُهُ كُو
مُنَقُّ وَرْدُ قُلُوبُهُ كَوْجَاهِ فِيمَا نِفَالَ أَهَلَّهُ كَوْمَسَتُ
أَوْرَبِيَ خُودَ بَنَانِي وَالْأَهَلَّهُ سُنَّتُ كَنَظَرِكَ سَامِنِ
عَبُورِي بِمِثْلِهِ وَيَكْتَصَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَعَالَهُ وَسَلَّمَ كَاصْحَاحِ سَرَابِا
پِيَشَهُ كَرِيَّهُ وَالْأَ
مُسَاهِي بَاسِمِ تَارِيَخِه

مِدْرَاسَتِ حُسْنٍ بِيَثَانَ

مَرْغُوبٌ مُحِبٌ وَمَحْبُوبٌ

مُوَلَّف

أَرْقَامٌ فِي صَلَوةٍ

لهم فقني ملهمي يا سيد بن عبد الله أنت أنت عصافير العرش حضرت مؤسسي المؤمنين
خالق قارئ قرآن ألم أطفخ بآلامي خوب سجاخ صاحب قبورى يركان دشوى يجدى

نَاشِر

مکتبہ حشمت کی امتحانی اسٹوڈیوں کے مشاہدگار مضمون گزندہ



نام کتاب — مژاٹ حُسْن پیشائ

مؤلف — آخوند حضور ظهر على حضرت شیخ شیعیان ملیت که آنست صفات ائمه شافعیین حضرت مولیاً مؤمنی
حافظ قطب ائمّتی علامہ ابوالافق حجّب الرضا ماموّب بیخان صاحب قادری برکاتی رحموی مجیدی
لکھنؤی فقیٰ ناظمی است پیلا العلی الرحمۃ فی الریوان

اشعاعت اول ۱۳۳۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْأَشْاغِرُ دُوم — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْأَعْلَى عَلَيْهِ الْكَفَافُ مَنْجَبُ الْأَعْلَى
الْأَعْلَى عَلَيْهِ الْكَفَافُ مَنْجَبُ الْأَعْلَى

تعداد گپاره سو 1100

مکتبہ حشمتیک اجعنت الحشمت کے مشاہدگاراءِ علم و فہد ناشر

كتاب ————— محمد نجم الرضا شاعری بمحض فکر شنیدن پس از بحیث شریف

برائے ایصال ثواب

فلا شيشة لمشك جناب غلام مصطفى صاحب حشيش عليه الرحمه
ابن خليفة شيشة هال سنت، عدو لامه هبيت، علمبردار مسلك على حضرت
صوفى باصفا جناب احمد عم دوسا صاحب حشيش عليه الرحمه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
عَلَيْكُمْ سَلَامٌ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّهُ

إِنْتِسَابُ

بَيَارَكَاه

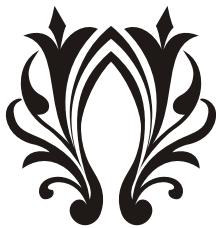
جَائِشِينَ مَظَاهِرَ عَلَى تَحْسِيرِ عِلْمِ الْعَلَمَاءِ أَنْفَقَهَا نَفْقَهَا تَنَاجُ الأَصْفَيَارِ يَسْعَى الْأَكْتِيَا

رَامِاً الْمَنَاطِرَ بِنِيغِيلَالْمَنَاطِرِ فَيَقِينَ الْمُتَزَرِّنَ

حُخْنُوكُومُشَاهَه مَلَكَ

حَمْفُرِنَ عَنْ آمِرِ مَلِيَّا مُفْتَقِي الْكُوْكَيْلَه آثَاهَ كَوْدَ الْمَظَاهِرَ مُهَمَّشَاهَه رَقَاهَ عَاصِقَبَه

قَدَنْ بَرَكَاهَ لَرَشَونَ مُهَمَّيْنَ عَلَيْهِ الرُّحْمَةَ الرُّشَوانَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ يَا مَنْ لَهُ التُّورُ وَمِنْهُ التُّورُ وَفِيهِ التُّورُ وَإِلَيْهِ التُّورُ يَا نُورُ لَكَ الْحَمْدُ
سَرِّمَدًا طَصَلٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَبِيبِنَا وَكَفِيلِنَا وَظَهِيرِنَا وَمَالِكِنَا وَمَلِيكِنَا
وَحَافِظَنَا وَحَفَّيْظَنَا وَنَاصِرَنَا وَنَصِيرَنَا وَشَافِعَنَا وَشَفِيعَنَا وَشَفَاءَنَا وَشَفَاءُ صُدُورِنَا
وَقُرْةَ عَيْنِنَا وَشَأْفَاعِيْ دُنُونِنَا وَكَاشِفِ كُرُونِنَا بِنَامِ حَمَدٍ سَرَاجِكَ الْمُنْبَرِ وَالْهَآءِ آبَدًا
يَا نُورُ وَيَا نُورُ التُّورُ وَيَا نُورًا قَبْلَ كُلِّ نُورٍ طَ وَيَا نُورًا بَعْدَ كُلِّ نُورٍ وَيَا نُورًا أَمَعْ كُلِّ نُورٍ طَ
وَيَا نُورًا أَفَوْقَ كُلِّ نُورٍ طَ وَيَا نُورًا فِي كُلِّ نُورٍ طَ وَيَا نُورًا عَلَى كُلِّ نُورٍ طَ لَكَ التُّورُ وَبِكَ
الْتُّورُ وَمِنْكَ التُّورُ وَإِلَيْكَ التُّورُ وَأَنْتَ التُّورُ طَ وَنُورُ التُّورُ طَ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ طَ
يَا مَنْبَعَ التُّورِ وَيَا مَخْرَنَ التُّورِ وَيَا مَجْمَعَ التُّورِ طَ صَلٌ عَلَى نُورِكَ الْأَنْوَارِ وَالْهَمِ
الشُّرُجِ الْعُورِ طَ وَصَحَابَتِهِ الْمَصَابِيجِ الرُّهْرَطِ صَلَّةً تَجْعَلُ لَنَا بِهَا فِي قُلُوبِنَا نُورًا
وَفِي صُدُورِنَا نُورًا وَفِي عُيُونِنَا نُورًا وَفِي قُبُورِنَا نُورًا وَفِي دِيَنِنَا نُورًا وَفِي اِيمَانِنَا نُورًا
وَفِي أَرْوَاحِنَا نُورًا وَفِي أَجْسَادِنَا نُورًا وَفِي أَشْبَابِنَا نُورًا طَ

اِمِيْنَ يَا نُورَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ ط

اللَّهُمَّ صَلٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اِلٰي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بَعْدِ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

زمین وزماں تمہارے لئے ملکیں و مکاں تمہارے لئے
 چینیں و چالاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
 وہن میں نبلاں تمہارے لئے بدن میں ہجاتاں تمہارے لئے
 ہم آئے بیہاں تمہارے لئے آٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
 فرشتے خدم رسول حشم تمام امام غلام کرم
 وجود عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
 اصالتِ کل امامت کل سیادت کل امارتِ کل
 حکومت کل ولایت کل خدا کے بیہاں تمہارے لئے
 کلیم و نجی میچ و صفائی خلیل و رضی رسول و نبی
 حقیق و وحی غنی و علی شنا کی زباں تمہارے لئے
 تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
 زمین و فلک سماں کیں میں سکنشاں تمہارے لئے
 ظہور نہاں قیام جہاں روکوں مہاں سجود شہاں
 نیازیں بیہاں نمازیں وہاں کیس لئے بیہاں تمہارے لئے
 یہ شمس و قمریہ شام و سحریہ برگ و شجریہ باغ و شر
 یہ تف و پریہ یتاج و کمریہ حکم روائیں تمہارے لئے
 یہ فیض دیئے وجود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
 جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اک میاں تمہارے لئے
 سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پچے
 جور کھتے تھے ہم وہ چاک سے یہ ستر بدال تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملانکہ در پہ بستے کمر
نہ جبہہ و سر کہ قلب وجگر ہیں سجدہ کنان تھمارے لئے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح میں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو مزیں کھلیں ازل کی نہاں تھمارے لئے

جنال میں چین چین میں سمن میں پھین پھین میں دُلمن
سزاۓ محن پہ ایسے من یا من و اماں تھمارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفحی بھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تھمارے لئے

بپور صد اسالا یہ بندھا یہ سدرہ اٹھاواہ عرش جھکا
صفوف سماں نے سجدہ کیا ہوتی جواڑاں تھمارے لئے

فنا بدرت بقا برت نہر دو جہت گرد سرت
ہے مرکزیت تھماری صفت کہ دونوں مکاں تھمارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یتاب ولوان تھمارے لئے

صباوہ چلے کہ باعث پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے شایں کھلے رضا کی زبان تھمارے لئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدُونَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
وَاللهُ الْكَرَامُ وَابنُهُ الْكَرِيمُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قاعدہ ہے اور ہر شخص اس کا مقروہ اور عقلمند اس کو جانتا ہے کہ آدمی کو جس کام کا محال اور
غیر ممکن ہونا معلوم ہوتا ہے اُس میں سمجھی اور کوشش کو بیکار سمجھ کر اُس کے خیال سے بھی درگز رکرتا
ہے۔ مگر حمد و نعمت کچھ ایسے پیارے اور مقدس و دلچسپ کام ہیں جن کا انصرام بشری طاقت بلکہ
ملکی قوت سے بھی باہر ہے۔ پھر بھی جسے دیکھئے وہ اپنی تحریروں اپنی تقریروں کے عنوان کو انھیں
سے عزت دینے میں سمجھی کرتا ہے۔ لہذا تمہارا میں بھی اس مبارک دولت سے حصہ لینا اور سر نامہ کو

اس نام سے عزت دینا چاہتا ہوں۔ خدا خدا ہے محمد مصطفیٰ ہے۔ جل شانہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ اول کے تحدود کو نیاز موجود۔ خاتم پر بے شمار سلام، بے نہایت درود۔ وہ ایسا خدا ہے جس نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا حجہ و باشرکیا شجر اور حجر سے اقرار کر دیا۔ یہ ایسا محبوب ہے جس نے اپنے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ارض و سما میں ڈنکا بجادیا۔

ہے عرش تیرا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ جگر بھی
مسجدے کوتے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
تلوعے ہیں تے غیرت خور شک قمزی
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خربھی
اور قلب میں خبری کے بسا گاؤ بھی خربھی
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بربھی
ساجد تری سر کار میں ہیں دل بھی جگر بھی
ٹل جائے گا سون جھی مقابل سے قمزی
قبض میں ترے ارض نما خشک بھی تربھی
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

اللہ بھی طالب ہے ترا حجہ و باشر بھی
جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد
چہرہ ہے ترا آئینہ حسن الہی
کیا وصف ترے چہرہ انور کا ادا ہو
حق نے تھیں قادر کیا اور غیب کا عالم
ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایمان
بجھتے ہیں تے ڈنکے فلک عرش بریں پر
سرداروں کے سرخ ہیں درپاک پتے تیرے
ذرہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
بھرہ دے مری جھوٹی کلو اسوان کا الصدق

سگ ہوں میں عبدِ ربِّکوئی خوٹ رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر بہڑ بھی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِهٖ وَاصْحَّ حَابِبٍ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

وہ ایسا خدا ہے جس کے ہاتھ میں ایسے کی جان ہے۔ یہ ایسا محبوب ہے جس کے اختیار میں سارا جہاں ہے۔ جس طرح اللہ و محمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ آللہ وسلم کے وصل میں قصل نہیں اسی طرح حمرو نعمت میں فراق کو خل نہیں۔ جو مسلمان حمد لکھے گانعت نہ چھوڑے گا۔ کعبہ جائے گا مدینہ سے منہ نہ موڑے گا۔ مسجد کی فضیلوں، خطبہ کے نمبروں پر وحدانیت کی شہادت ادا کرنے والے ساتھی ساتھ رسالت کا بھی اقرار انسان تے ہیں ہے

اذاں کیا جہاں دیکھوایمان والو
پس ذکر حق ذکر ہے مصطفیٰ کا
کہ پہلے زبان حمد سے پاک ہو لے تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا

یہ دونوں مبارک ذکر کچھ ایسے لازم و ملزم ہیں کہ جہاں اللہ ہے وہاں محمد رسول اللہ ہے، جہاں محمد رسول اللہ ہے وہاں اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ آللہ واصحابہ اجمعین و بارک و سلم۔ فرش سے عرش تک دھوم ہے، ذرے ذرے کو معلوم ہے کہ وہ خدائے برتر یہ ہمارا پیغمبر، نہ اس کا کوئی ثانی نہ اس کا کوئی همسر۔

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہونہ ہوا ہو
اے راحت جان جوختے قدموں سے لگا ہو
اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چا ہے
دل سبے اٹھا کر جو پڑا ہوتے در پر
اُس نا تھے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر
مرسانس سے نکلے گل فردوس کی خوشبو
اس در کی طرف اس لئے میرزا کا منہ ہے
بے چین رکھے مجھ کو ترا درد محبت
یہ میری سمجھ میں کبھی آہی نہیں سکتا
اُس گھر سے عیاں نور الہی ہو ہمیشہ
مقبول ہیں ابڑے کے اشارے سے دعائیں
ہو سلسہ الافت کا جسے زلف نبی سے

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا

وَلَأَنْ پَفْداجان حَسَنَ أَنْ پَفْداحو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْتَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ
وَالْحِكْمَ وَعَلَى إِلَهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

محبین محبوب کے نام کو درد دل کا تاویز بنا تے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ درد دل سے پاک ہے۔ اُس نے اپنے محبوب کے نام سے اپنے فرشتوں کی آنکھوں، ہوروں کے سینوں، غلام کی پیشانیوں، مسلمانوں کے دلوں، عرش و کرسی بلکہ تمام مقدس مقاموں کو زینت بخشی۔ ملائکہ کی محفل میں جائیئے تو انھیں کا چرچا، ہوروں کی انہیں دیکھئے تو یہی غلغله، پیارے محبوب کی دونوں جہان میں دہائی پھر رہی ہے۔ ایک خدائی ہے کہ ان کے مبارک قدموں پر گرد رہی ہے۔ زمین والے، آسمان والے، جہان والے انھیں کے فدائی، انہیں کے شیدائی۔ دل شب میں جاگ کر اللہ اللہ کرنے والے انہیں کے آزو و مند، انہیں کے تہنائی حل سے حرم تک، عرب سے عجم تک مختلف زبانوں پر ان کی یاد جاری۔ شرق سے غرب تک، جنوب سے شمال تک ان کی یادگاری ہے۔ زبان والے لغزان والے ہیں بے زبانوں میں ان کی پکار ہے۔ غرض خدا کی خدائی ہے کہ ان پرشار ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر دیکھا ان کا نام لیا، کتنے کی طرح حفاظت کو ساختھ ہولیا۔ اونٹ محنت سے عاجز آیا ان کے آستانا پر فریاد لایا۔

ہاں ہیکن تی ہیں چڑیاں فریاد ہاں ہیں چاہتی ہے ہر نی داد

اسی در پر شتران ناشا دلکھ رخ و عن کرتے ہیں

ماشق گشته کی صورت دیکھو کانپ کرمہ کی رجعت دیکھو

مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے ابیانہ ہوا کرتے ہیں

اُنگلیاں یہیں وہ پیاری پیاری جن سے کرم ہیں جاری

جو شپر آتی ہے جب غم خواری تشنہ سیراب ہوا کرتے ہیں

لر بچ آجاتا ہے جب نام جناب منھیں گھن جاتا ہے شہذانیاں

وجہیں ہو کے ہم اے جایتاب اپنے لجوم ایسا کرتے ہیں

پانی کی محچلیاں انہیں کی یاد میں موجودی کر رہی ہیں، ہوا کی چڑیاں انہیں کی محبت کا دم بھر رہی ہیں، شام کے بسرا لینے والے انہیں کا کھاتے ہیں، صبح کے چھپہانے والے انہیں کا گاتے ہیں: ع ”جس کا کھاتے ہیں اُس کا گاتے ہیں“ یہ تو ذری روح ہیں اپنے ماں کو جانتے آقائے نعمت کو پہچانتے ہیں۔ ستوں حناء ایک خنک لکڑی تھی۔ دل نہ زبان نہ عقل نہ جان۔ حضور حست مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر نوساختہ پر خطبہ فرمایا۔ فراقِ محظوظ نے اُسے خون رُلا یا۔ جس طرح دودھ پیتا پچھا مال سے چھوٹ کر چھوٹ پھوٹ کر روتا، اپنی جان کھوتا ہو۔ یہی حالت اُس چوبِ خشک پر طاری تھی۔ فریاد و بکا جاری تھی۔ یہاں تک کہ اُس دلوں کے چین، جانوں کے آرام نے اُسے سینہ مبارک سے لگایا۔ تسلیکین پائی قرار آیا۔ خدا جانے وہ تسلی بخش ادا تھی یا کوئی تسلیکین دہ اقرار جس نے اُس رونے والے کو دفعۃ خماموش کر دیا۔ دل بے قرار میں صبر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ مثنوی شریف جو بین الخاص والعام مشہور ہے اُس میں یہ روایت سراپا مہدیت تھت ارقام مسطور ہے۔

<p>نالہ می زد ہچوار باب عقول کزوے آگر گشت ہم پیر و جواں کز چہ می نالدستوں با عرض و طول گفت جانم در فرات گشت خون بر سر منبر تو مسد سا ختی شرقی و غربی ز تو میوه چند کہ تزو ما زہ بمانی تا آبد بشنو لے غافل کم از چوبے مباش تا چو مردم حشر یا بد روز دیں از ہم کار ہجہاں بے کار ماند</p>	<p>اُستین حنا نہ از هجر رسول در میان مجلس و ععظ آپناں در تحریر ماندہ اصحاب رسول گفت پیغمبر چخوانی اے ستوں تکیہ آت من بودم از من تاخی گفت خواہی کہ ترانخلے کندر یا وراس عالم حق سروے کندر گفت آں خواہم کرد ام کشد بقاش آں ستوں رادفن کرد اندرز میں تا بدانی ہر کہ رایز داں بخواند</p>
<p>حضرت مولیانا شاہ محمد عبدالاکفی ”کافی“ شہید مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس واقعہ کو کچھ نظم فرماتے اور اہل محبت کو یوں سناتے ہیں۔</p>	

تمامی حاضران مجلسِ خیر البشر روئے
کہو پھر عین غیرت نہ کیوں کر ہر بشر روئے
رسول اللہ کے اصحاب کہیکس قدر روئے
کس کس طرح سے اصحاب باسوز جگروئے
اُدھر یہ شدّت رفت سے باصدحشم ترروئے
وہ آئیں مار چلایا یہ دل کو کھوں کر روئے
شجر روئے جمر روئے سمجھی دیوار و درروئے
فراقِ مُصطفیٰ میں اہل ایماں عمر بھر روئے
بیکلِ آجراے کافی یہ بھوروں کا عالم ہے
یہاں یوئے وہاں یوئے ادھر یوئے ادھر یوئے

ستون کی دلکھ کر حالاتِ صحابہ سر بر سروئے
رلاۓ جبکہ چوب خشک کو آقا کی مجبوری
سُنی جب اُس سُتوں عاشق بیتاب کی زاری
پھر اب اتا ہے آنکھوں میں وہ نقش ان کے رونے کا
اُدھر گرم فنا وہ سُتوں صدمہ فرقت کے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چھپتے تھے
ستون وہ کتنا لے کچشم حال سے اُنم
رسُول اللہ کی الفَتْ مُحْبُّ عین ایماں ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلَهٖ وَأَصْحَاحِ حَائِبٍ بِعَدَدِ مَعْلُومٍ لَكَ ط
خلاصہ یہ کہ ہر شے انھیں کی تعریف و توصیف میں مصروف ہے۔ اور ہر ایک کی عنان
توجه انھیں کی طرف معطوف ہے۔ یہ کیفیت خدا تعالیٰ کی ساری خدائی میں ساری ہے اور سب
پر ایک حالت وجود و کیف طاری ہے۔ گل انہیں کی یاد میں چاک گر بیاں ہے اور سنبل پر بیشان
ہے۔ زگ شہلا حیراں ہے، شنینم گر بیاں ہے۔ بل بن نالاں ہے، لالہ خونیں پیالہ داغدار ہے۔
سوں کبود پیرا ہن مثل سوگوار ہے۔ شمشاد اس محبوب دل آر کی یاد میں شادا ہے۔ اور سرو آزاد آپ
کی بندگی میں آزاد ہے۔ دریا کو محبت کا جوش و خروش ہے اور صحراء حشت سے ہمدوش ہے۔
سیارے و جد میں گھومتے ہیں، درخت حالات قیام میں جھومتے ہیں اور زمین ادب کو چومتے ہیں،
نجوم و اختر چشم حیرت سے تکتے ہیں۔ طیور آپ کی یاد میں چھکتے ہیں، فاختہ کوڑ دراق میں ورد
صدائے کوہ ہے، قمری کی آوازِ حق رُسٹہ ہے اور محبت والفت حضور کا طوق در گلو ہے۔ کبوتر کی زبان
پرنعرہ یا ہو ہے۔ حق یہ ہے کہ آپ کی شاہِ صفت کا کس کو مقدور ہے۔ اور آپ کے فضائل جلیلہ،
مناقبِ جمیلہ، مُحَمَّدِ عَظِیْمَہ مَنَاصِب فیْنَیْہ، مراتب کریمہ، مجرمات قاہرہ، صفات باہرہ، علوم طاہرہ،
اختیاراتِ دائرة، احکامات زاہرہ، معلوماتِ خفیہ نیابتِ حلیہ، خلافتِ علییہ کے بیان میں بشر کیا

جن و ملک بلکہ ہر فرد مکن لا چارو مجبور ہے

خدا تو تو نہیں نُورِ خُدا ظلّ خُدا تو ہے خدا کا پاک بندہ ہے
 تری تعریف میں جتنا پڑھیں بِ تَحْكُمِ شَلَائِیں ہے فقط اک نازدایہ ہے کہ یوں کہیے خُدا تو ہے
 غرض حضور شہنشاہ مرسلان سیاح لامکاں سردار دوجہاں پیغمبر پیغمبر اس محبوبِ رحمٰن
 جیبیں بسجان، شافعِ مجرماں، شفعِ منذبیاں، بسر و بسر و دراں، برہبر رہباں، ہادی گفرنگیاں صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم الی یوم الدّین والغفران کی نعمت و شنا میں ہر ایک عاجز رہا ہے۔ اور
 جو کچھ بھی آپ کے اوصاف میں کسی نے کہا ہے صاف صاف حق و انصاف یہ ہے کہ وہ اس
 محبوب بے مثل صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی ستائش کی ابتداء ہے۔ اور نعمت کی مبتداء ہے۔
 اور اوصاف کے علم و فہم کی انتہا ہے۔ اور یہی اُس کے ادراک کی منتها ہے۔ حضور سیدنا علی حضرت
 قبلہ رضی الرحمٰن عنہ نے رُباعی میں فرمایا ہے۔

اسرا میں جناب جلوہ رخ سے تاباں خدمت میں دواں آئینہ رُویاں جناب
 آئینوں میں آفتاب اور وہ جنباں اے شوق نظر ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے

باغ خلیل کا گلی زیبایا کھوں تجھے تر و رکھوں کہ مالک و مولیٰ کھوں تجھے
 جانِ مراد کا ان تمباں کھوں تجھے حرمان نصیب ہوں تجھے امیدگہ کھوں
 در ماں در دبلبل شیدا کھوں تجھے گلزارِ قدس کا گلی رنگیں ادا کھوں
 پیکس نواز گیسوؤں والا کھوں تجھے صح وطن پہ شام غریبیاں کو دوں شرف
 اے جانِ جان میں جان تجلاً کھوں تجھے اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
 بے خار گلبن چن آ را کھوں تجھے بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کھوں
 یعنی شفیع روزِ جزا کا کھوں تجھے مجھم ہوں اپنے عفو کا سامان کروں شہا
 تاب و تو ان جانِ مسیحا کھوں تجھے اس مُرددہ دل کو مُرثہ حیاتِ ابد کا دوں
 جیلان میکے شاہ میں کیا کیا کھوں تجھے تیرے تو صرف عجیب تباہی سے ہیں بیری
 خالق کا بندہ خلق کا آقا کھوں تجھے لیکن رضا نے ختمِ خن اس پہ کر دیا
 چرچوں رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کھوں تجھے کہہ لے گی سب کچھ اُنکے شناخواں کی خُناشی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَّا بِهِ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ الْفَ الْمَرَّةِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ابتدائے اسلام میں ستر کافروں نے حملہ کیا۔ کوہ صفا پر جگہ سے کھڑک پرانہ وار دوڑا اور حائل ہوا۔ گویا وہ بے زبان زبان حال سے گویا تھا کہ اے غافلان خاہیر اگر یہی قصد خاطر تو یہ سینہ حاضر۔ رُخْم پر رُخْم کھائیں گے اور محبوب کچشم رُخْم سے بچائیں گے۔ یہ کعبہ میں تھے اور ابو جہل خبیث ان کے قصد سے چلا۔ ساتوں پردے زمین کے شق ہو کر ایک غار پیدا ہوا۔ جس میں اُس ناری کو ہنم نظر آیا۔ کچھ غیبی سپاہی (فرشتے) دیکھ جو اُتنی حرਬے لئے ہوئے اس معoun پر حملہ کنال دوڑے کہ محبوب پر حملہ کرنے والے آتیرے قصد بند کامزہ چکھائیں دم لے کدم کے دم میں تجھے نیچا کھائیں، اَسْقُلُ النَّاسَلِينَ پہنچائیں۔ اس محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے آسمان سے رحمت برستی، زمین سے امداد اُتھی، سنگریزے با تیس کرتے ہیں، پیغمبر سجدے میں قدموں پر سر دھرتے ہیں۔ قربان جاؤں کیا محبوب ہے۔ جس کی ہر ادا ہر انداز خوب ہے۔

چاندِ شق ہو پیڑ لویں جانور سجدے کریں بَارَكَ اللَّهُ مَرْجِعُ عَالَمِ يَهِي سر کار ہے

غرضِ حرم کی طاقت نے نعت کی لیاقت۔ اور ایک میں کیا اگر اشارہ جاری عالم سراسر قلم ہو جائیں اور تمام دریا و بحار مدد کی امداد کو آئیں اور سطوح افلاک کو جن کا گل قریب ایک جزو کے ہے۔ بجائے صفاتِ قرطاس ٹھہرائیں اولک جن و انس و ملک ازل سے ابد تک شغل تابت۔ بجالائیں پھر بھی حضو سپُرِ ارشل، مُقْتَرِّل، بادی مُشَبِّل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ، خصائص پسندیدہ، مدارج عظیمه، مُحَمَّدِیَّۃ، مَنَاصِب کریمہ، فضائل بآہرہ، مجزات قاہرہ حیز تحریر میں نہ سمائیں۔

اس سبق اک سطر ہو ظریور گرنہ ہو || اور اُس میں مبتدا ہو خبر کی خبر نہ ہو

زلافِ حمد و نعت اولیٰ شست بَرَخَكِ أدبُ ثُقْتَن

سُبُودے می توں کردن درودے می توں گُفتَن

رُخْ دن ہے یا مہر سنا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں || شبُ رُلف یامشک خطا بھی نہیں وہ بھی نہیں
ممکن میت قدرت کہا واجب میں عبدِ یتیش کہاں || حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد اللہ اور عالم امکاں کے شاہ
بلبل نے مگل اس کو کہا قمری نے سرو جان فرا
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قمر
ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا آب ہو گئی یا روزِ جزا
کوئی ہے نازاں رُزہ پر یا حسن تو بہے سپر
دن آنہوں میں کھونا تجھے شب صح تک سونا تجھے
رزق خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
ہے بلبلِ رنگیں رشتا یا طوطی لغمہ سزا
حق یہ کہ واحد ہے ترا بھی نہیں وہ بھی نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَى نَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط
اب بر مر طلب آتا ہوں، جو کہنا ہے کہہ سنا تا ہوں۔ مبارک دین اسلام سے پہلے کفر کی
تاریک گھٹا زمانہ پر چھائی۔ سچے خدا کی مخلوق جھوٹے خداوں کی خدائی تھی، جہالت کا زور، بے
دینی کا شور، بات بات پر قفال، فضولیات پر حجال، غصب فساد، قیامت عناء، شب و روز جھگڑے،
آئے دن بکھیرے، دو میں اڑائی، ہزاروں کی صفائی، جنگ محبوب، صلح معیوب، انسان جاموں
میں نہ تواریخ ایاموں میں، دو میں ان بُنیٰ ہوئی خاندانوں پر بنی۔ زبانوں سے بگڑی، جانوں پر بنی،
صلح پر اڑائی، اڑائی سے صفائی، نہ ہب خراب، مشرب شرب، زنا سے میل، مقابا میں ہاتھ کا کھیل۔
إِنَّا لِلّٰهِ يَسِّعُ كُوْنَاتِ كَافِرِ شَرِّيْشِ هَرَبِّيْشِ هَرَبِّيْشِ هَرَبِّيْشِ هَرَبِّيْشِ
گز اتنا طمث شور پر، بیڑوں سے یاس، ناخدا آس نہ پاس، هر یض جاں بلب، چارہ فرماء ب نہ تب،
دینا بھر کی آفتیں زمانہ کو چکری چکی تھیں۔ زمانہ بھر کی مصیبتیں دنیا پر دست شفقت پھیر چکی تھیں،
میٹھی نیند سونے والے لمبی تانیں سور ہے تھے، خفتہ بختوں کے نصیب اپنی تقدیر کرو رور ہے تھے
سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدی کالی ہے سونے والو جانگتے رہیو چوروں کی رکھواں ہے
تیری گھٹھی تاکی ہے اور تو نے نیند زکالی ہے اسکھے سے کاجل قٹھا چڑایں یاں وہ چور بلائے ہیں
ہائے مسافر دم میں نہ آنامت کیسی متواں ہے یہ جو تجوہ کو بلا تا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

تو کہتا ہے مٹھی نیند ہے تیری مت ہی زرالی ہے
نام پاٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے
ڈرس بھائے کوئی پون ہے یا اگیا بتا لی ہے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
میہہ نچھسلن کرمی ہے اور حترک کھانی نالی ہے
پھر جنگلا کے سربے ٹکوں چل رے مویں والی ہے
ہاں اکٹھی اس نے تیری ہایے جی سے فقایا ہے
دیکھو مجھ پکس پرشب نے کیسی آفت ڈالی ہے
صورت دکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
اس مُرد ار پ کیا لچایاد نیاد دیکھی بھالی ہے
ہم مُغلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے
مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا سے چور پ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَى الشَّيْءِ الْأُفْيِ وَإِلَهٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا دَوْسُولَ اللَّهِ طَرِيكَ رَبُّ بَارِكَ وَتَعَالَى كَافِضٍ وَكَرِمٍ هُوَ وَفْعَةٌ هَمَّا كَارَخَ بَهْرَاهَ زَانَهَ نَزَّهَ بَدْلَا
کیا کیک رب بارک و تعالیٰ کافضل و کرم ہوا و ففعہ همما کارخ بھرا، زانہ نے پھلو بدلا
خرخان کا عمل اٹھا، فصل بھار کا سکے بیٹھا۔ رات تک پڑ مردگی کا دور تھا، صبح ہوتے عالم ہی کچھ اور تھا۔
نوری گھٹا میں چھائیں، ٹھٹھی ہوائیں آئیں، رحمت کے باول گھرے، افسرہ خاطروں کے دن
پھرے، کلیاں چٹانے لگیں، گلیاں مہکنے لگیں، بلبلیں چکنے لگیں۔ کیوں نہ ہو کہ تہامہ کے مطلع حرم
کے افغان فاران کی جو ٹیوں سے آفتاب ہاشمی نے طلوع فرمایا لاشرقیٰ و لاغربیٰ۔ نافِ زمین کعبہ
ربِ اعلمین سے یہ چکتا نور، دلوں کا چین جانوں کا نمر و بر سر ظہور آیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم۔ حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل مصنف ”نوار ساطع“ لکھتے ہیں۔
پہلے کچھ بھی نہ تھے یہ ارض وہاں || جلوہ فرماتھا بس خدا ہی خدا
تحاوی ایک لاشریک لہ || وحدہ لا الہ الا ہو

چاہا اُس نے کہ اب ظہور کروں
 پہلے پیدا نبی کا نور کیا
 جب محمدؐ ہوئے رسول اللہ
 گرنہ کرتا وہ نور جلوہ گری
 برگ ہے یا شگوفہ یا گل ہے
 مدتوں تک وہ نور فیضِ نُشُور
 تھا کبھی ساقِ عرش پر روان
 کل حسینوں کی ان سے شان دلی
 حُسْنَ ایسا ہوا ہے کس کو نصیب
 رتبہ عالم میں ہے بڑا ان کا
 آپ اُس دم نبی تھے عالم میں
 پھر وہ نور آیا پشت آدم میں
 پشت آدم میں جب وہ نور اتا
 ہو گیا سینہ علم سے معمور
 رتبہ آدم کو جو خدا سے ملا
 گرنہ ہوتے وہ سید العالم
و
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
الْحٰمِدُ لِلّٰهِ الْعَظِيمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
لَهُ الْحُكْمُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَلَهُ الْأَعْلَمُ
إِنَّا نَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ
 حق نے اپنا کیا ہے ان کو حبیب
 وہ نبی جو شفیعِ گلِ ٹھہرے
 جس نے ان کا وسیلہ پایا ہے
 وہ حبیب خدا جدھر ہو جائے
 وہ نبی جس سے انبیا کو شرف
 حق نے کیا کیا نہ ان کو دی خوبی
 کیا مُحَمَّدؐ کی شان ہے مُحَمَّدؐ

سب پہ ظاہر میں اپنانور کروں
 پھر سب اُس نور سے ظہور کیا
 تب کُلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ
 ہوتے کب حِنْ وَ إِنْ حُوْرٰ وَ پَرِيْ
 جلوہ حضرت کے نور کا گل ہے
 عَالِمٌ قُدْسٌ میں رہا معمور
 اور کبھی لوح پر تھا نورِ فَلَنْ
 حَسَبَ زَادَ شَانِ سَيِّدِ الْمَرْبَبِی
 انہتایہ کہ ہیں خدا کے حبیب
 نام ہے عرش پر لکھا ان کا
 دم نہ آیا تھا جب تک آدم میں
 اُتری رحمت خدا کی عالم میں
 بن گیا جسم نور کا پتلا
 جھک گئے سب فرشتے ان کے خُضُو
 فی الحقيقة وہ مصطفیٰ سے ملا
 ہوتے کب آدم اور بنی آدم
 یہ تقریب ہوا ہے کس کو نصیب
 سید اور خاتم الرسلؐ ٹھہرے
 اُس کے سر پر خدا کا سایہ ہے
 رحمت حق کا رُخ اُدھر ہو جائے
 رحمت حق کا رُخ ہے ان کی طرف
 ختم ہے ان پہ شانِ مُجْبُویٰ
 بھیجا ہے خدا بھی ان پر درود

رحمتِ حق شار ہے اُن پر
کیا ارحام طیبہ نے قبول
جلوہِ حق ظہور کرتا تھا
فخر کو نین ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
نقل ہوتا ہوا وہ نورِ الٰہ
پاک اصلاب میں عبور کیا
ایک سے ایک ہیں اصیل نجیب
خلق میں انتخاب ہیں گویا
نسل حضرت کی پاک ہے امی
سچے متی کی آب ہو چیزیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰي سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّاصْحَابِهِ بِعْدَهُ مَا فِي عِلْمِكَ صَلَادَةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ ط
پھر بہار آئی ہوئے سامان پھر میلاد کے عرش سے آنے لگے تھے مبارک باکے
غنجے چکے گل کھلے چلنے لگی یاد نیم رنگ لائے چھپے پھر بلبل ناشاد کے
عند لیب قلم محبت والافت رقم اصحاب علم ادب کی تعلیم سے نہایت ادب و تظام سے اور
بہت تکریم سے سُر بُود ہو کر منقار صداقت آثار آب کوثر سے ڈھو کر زمزمه سرخ حقیقت ہے۔ یوں
مبشو لادت با سعادت حضور خاتم دور رسالت نو شاہ شفاعت مالک دوزخ جنت ہے، کوہ نور سرا پا طہوڑہ
سید عرب عجم محبوب رپتِ اکرم صاحب البراق والعلم دافع البناء والنباء والقطع والمرض والآلام شفیق الامر
مالک لوح قلم نجع الیود والکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آله واصحابہ وبارک وسلم۔ چوتھی تاریخ ماہ
رجب مکرم و معظم شب جمعہ کو حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پدر بزرگوار سے
 منتقل ہو کر حضور ک والدہ ماجدہ حضرت سیدنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک آیا۔
اب زمانہ ظہور کا آیا ॥ آمنہ تک خدا نے پہنچا
سجان اللہ کیارات ہے۔ اس رات کی کیبات ہے۔ یہ نورانی و مقدس شب عجب بلند

کو کب تھی اور برکات سے مالا مال اور کرامات سے لباب تھی، موسیٰ عقلم نہ اس لیلائے لیل کے
مجنوں تھے اور زاہد شہب زندہ دار اس کے شیدائی و مفتون تھے۔ نور و ضیاء میں اس کا یہ حال تھا کہ
بذریکا مل اس کے رخسار تباہ کا ایک خال تھا۔ قدرو منزالت، عزت و مرتبت میں اس کو تمام
راقوں پر برتری تھی اور زَہرَہُ هزار جان سے اُس کی مشتری تھی۔ سواد اُس کا اصحاب نظر کیلئے کُلُّ
الجواہر تھا اور انفعاً بیضا کا اُس کی بیاض سے خود ظاہر و باہر تھا۔ اُس کی روشنی کا مزہ اصحاب
دل لوٹت تھے، ماہتاب کے منہ پر ماہتاب چھوتتے تھے۔ ستارے اُس رات کی فزاۓ جانفزا
سے بے قرار تھے۔ سیارات کا کیا ذکر ہے تو اپت بھی سیار تھے۔

شب دیبا چہ صبح سعادت	ز دوہنائے روز افریوں زیادت
ز قدرِ انشا نے لیتاً القدر	ز نور او براتے لیتاً البذر
سوادِ طرہ اش خجلت دہ حور	بیاض غرۂ آش نُورَ علی انور

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى إِلَيْسَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّا صَحَابِهِ
بِعَدَدِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى لَا تَعْدُ دَلَالُتُ حَصْلِي ط

راوی کا یہ بیان ہے، ایمان والوں کے عیاں ہے کہ جس رات حضرت سیدنا آمنہ خاتون رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اُس نور مقدس و مکرم و معظم کی امانت دار ہوئیں لئے عورتیں حسرت ویاں سے نا امید و بے آس
ہو کر گئیں۔ ایسا انھیں رشک ہوا کہ دنیا سے گزر گئیں۔ اُس نورانی رات کو ملائکہ آسمانی نے غلغله شادمانی
زمین تک پہنچایا۔ اور زمین والوں نے طنطنه گام رانی سا کنین آسمان کو سُنایا۔ حضرت سیدنا جبریل علیہ
السلام نے علم بزیر بام کعبہ پر گاڑا اور نہ خصلات کو تختہ ہستی سے اکھاڑا بہشت بریں کے دروازے کھل
گئے۔ اور غلامانِ مشینیہ تباہ کر بستہ ہو کر جنت کی آرائش زیبائش کیلئے تل گئے، تمام عالم انوار اقدس
سے معمور ہوا۔ شیشہ دل شیخ نجی ابلیس ملعون سنگ الہم سے چکنا چور ہوا۔ روئے زمین کے بہت
سرگاؤں ہوئے۔ ساجد بسجد پیچوں ہوئے۔ قریش کے جانور صلسلہ علی اصل علی بولنے لگے۔ زبان خوش
الجان نعت سید الالٰن فی الجاَن، سیلاح لام کان، سلطانِ مرسلاَن، شہنشاہِ وجہان، شفیع عاصیان، شافع
ندبیان، مختارین آن، مالک زمین و آسمان، سرو پیغمبران، باعث تخلیق کون و مکان، عالم علوم ما یکون
و ما کان میں کھونے لگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ واصحابہ جمعین و بارک وسلم۔

مغرب کے وُوش وُٹیور نے مشرق کے چندو پرندو کو مردہ سُنا یا کہ آج ماہتاب فلک رسالت آفتاب آسمان نبوت مہر بر ج سعادت نیز ہدایت بُر ج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیرالبشر، شافعِ مُحشّر، ساقی کوثر مالک بُحر بُر، صاحبِ خشک و ترسوروں کے سور، رہبروں کے رہبر، محبوب ربِ اکبر کے ظہور فرمانے کا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ جمعین وبارک وسلم

لغہ سرا ہیں گلشن والے
آئیں بہاریں برسے جھائے
دل کو پڑے ہیں جان کے لالے
شاہدِ گل کا جوبن اُمدا
خوب چڑھے ہیں ندی نالے
ابر بہاری جم کر بر سا
آئے بادل کالے کالے
کوئل اپنی کوک میں بولی
قہر میں اُٹھتے جوبن والے
حسین شباب ہے لالہ و گل پر
شمغ و لگن ہیں گلشن میں ضیائیں
پھیلی ہیں گلشن میں ضیائیں
بلبل مضطرب دل کو سنبھالے
عاشرِ گل سے پردہ اُٹھا
شوہق روایت دیکھے بھالے
جو ش طبیعت رو کے تھامے
ہوش سے باہر ہیں مت والے
سن کے بہار کی آمد آمد
پیارے پیارے بھولے بھالے
بوٹے گلرو یاں کمسن
پودھے پودھے تھامے تھامے
فیض ابر بہاری پہنچا
سب رنگین طبیعت والے
جمع ہیں عقد عروس گل میں
بزم میں سرخ و سبز دوشا لے
بانٹتی ہے نیرنگی موسم
پھول نے ہار گلوں میں ڈالے
نکہت آئی عطر لگانے
بادل پانی دینے والے
پکھے جھلنے والی نسیمیں
سہرا مبارک ہو ہر یا لے
گاتے ہیں مل کے عنادل
کس سے سنبھال کون سنبھالے
اپنی فصل میں جوش طبیعت
تارِ نظر نے ڈورے ڈالے
آنکھ نے کیا کیا دل کو ابھارا
اس پر نور سحر کے اجا لے
کیسا موسم پیارا موسم

تارےِ رخصت ہونے والے
گھر بھر کر کے خدا کے حوالے
چونکے مسجد جانے والے
ہجر کی شب کے رونے والے
درد انگیز کسی کے نالے
نیند سے چونکے سونے والے
سائل آئے جھوٹی ڈالے
تیرے صدقے اے متوا لے
ہم سے فقیروں کی بھی دعا لے
پیارے کب تک ٹالے با لے
لا اے پینے پلانے والے
جھوم کر آئیں کیف نزا لے
طف سرور سے روح مزہ لے
خوب مزے گرگر کے اٹھا لے
ہاتھ میں اڑ کر آئیں پیا لے
دل کو بڑھا لے غم کو گھٹا لے
آج تو حوض مے میں نہا لے
گرتے گرتے طف اٹھا لے
بے خود ہیں سب دیکھنے والے
بر سامہرو و کرم کے جھا لے
نیچے نیچے دامن والے
پیارے اپنے در پہ بلا لے
میرے آس بندھانے والے

شمیوں کے چھروں پہ سپیدی
نکے اپنے گھروں سے مسافر
آلی کان میں باگ موزن
پہلے کچھ احباب سے مل کر
کوئی کسی سے طالبِ رخصت
خواب ہوئی آنکھوں سے رخصت
ساقی نے نے خانہ کھولا
خواہش میں سب کی زبان پر
دا تا آج پیالا بھردے
خشکی لب سے دم ہے لبوں پر
شقوق کو ہم بھلائیں کہاں تک
گہرا سا اک جام عطا کر
رنگ پہ پھر آ جائیں تنگیں
لغزش پا کے ہاتھوں مے کش
جب ہوں قائل تیزی مے کے
کہتے اٹھے ہر ند سے بادل
پینا کیا پلا نا کیا
ہاں اے لغزش پا کے شیدا
بادہ و حسن دل کش گلشن
زلف کا صدقہ تشنہ لبوں پر
خاک مری پامال ہو کب تک
پھرتا ہوں میں مارا مارا
تیرے صدقے تیرے قرباں

و سعث خوان کرم کے تصدق
دو نوں عالم تم نے پالے
تیرے عارض گورے گورے
شم و قمر کے گھر کے اجا لے
اب رطف و غلاف کعبہ
تیرے گیسو کا لے کا لے
سب کے حامی سب کے یاور
جان کی راحت دل کے اجا لے
آفت میں ہے غلام ہندی
تیری دُہائی مدینے والے
آپنے حسین و حسن کے حسن کو
زہر کرب و بلا سے بچا لے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَّاهِ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ بَعْدَدَ مَعْلُومٍ مَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ کس شہنشاہ کو نہیں، سلطان دارین کی آمد آمد ہے۔ جس کی ہیبت سے
شیشہ کروہ باطل ٹوٹ گیا، اور بخت ابلیس لعین کا پھوٹ گیا، آدم محبوب کا غلغله چا، شیاطین
کے فطور، مکروہ و کادغ غمٹا۔ بت تمام روئے زمین کے اٹ گئے، شیاطین کے تخت پلٹ گئے،
زمین پر سر بزی کی بہار ہوئی، ہر جانب خیر و برکت نمودار ہوئی۔ قریش اس سے پہلے بڑی مصیبت
اور سخت قحط کی شدت میں تھے۔ آپ کی برکت سے نہال ہوئے۔ اور افضل خدا تعالیٰ
سے مالا مال ہوئے۔ درختوں میں پھول و پھل آیا، عرب نے اس سال کا نام سنتہ الفرح
والابتهاج ٹھہرایا اور زبان قدرت نے مخلوقات معظمه و مکونات مکرمہ کو مخلعت خطاب سرفراز
فرمایا۔ یوں ممتاز فرمایا:

يَا عَرْشُ تَبَرِّقُ بِالْأَنْوَارِ وَيَا كُرْسِيٌّ
تَدَرَّعُ بِالْأَفْتَحَارِ
يَامِلِئَكَةِ السَّمَاءِ تَمْنَطِقِي وَبِالْعَرْشِ
مُحَفَّقِي وَيَا سِلْرَةَ الْمُمْتَنَهِي تَبَلِّجِي وَ
وَيَا حُوَرَ الْقُصُورِ اشْرَافِي وَيَا سَمَاوَاتِ
بِصَاحِبِ الْبَيْتَاتِ الْمُعَجَزَاتِ افْتَخِرِي

اے عرش نور کے بر قع پہن لے اور اے
کرسی خیکی چادریں اور ھلے۔
اے آسمانوں کے فرشتوگراندھ کر عرش کے گرد کھڑے
ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المتنبی کھل جلا اور نور انی ہو جا۔
اے جنتی حورو بن سنور کر طیار ہو جاؤ اے
آسمانو صاحب بینات و مجرا ت کے سبب فخر کرو

بِيَا أَرْضِيْنَ بِصَاحِبِ الْأَوَّلِيْنَ
وَالآخِرِيْنَ ۝

يَا قُبْيَةَ زَمَرَ هَذَا لَبِيْ الْأَعْظَمُ ۝
يَا مَرْوَةَ وَالصَّفَاهَدَا لَبِيْ الْمُصْطَفَى ۝
يَا جَبَلَ حَرَاهَدَا مَوْلُدُ خَيْرِ الْوَرَى ۝
يَا جَبَلَ عَرَفَاتِ هَذَا الْمُنْجَى
مِنَ الْهَلَكَاتِ ۝
يَا جَبَلَ أَبُو قَبِيْسَ هَذَا صَاحِبُ
الْمُسَرَّةِ وَالْكَيْسِ ۝
يَا مَسْجِدَ خَيْفَ قَدْوَافَكَ كَرْمُ صَيْفِ ۝
يَا أَهْلَ مَنَا قَدْ حَصَلَ لَكُمُ السُّرُورُ
وَالْهِنَا ۝

اے زمینو اولین و آخرین کے مالک کے
سب خوش ہو۔
اے زمزم کے قبیہ ہیں حضور نبی اعظم اے
مرودہ اور صفائی ہیں پسندیدہ نبی۔
اے کوہ حرامیہ ولادت خیر ارسل کی جگہ ہے۔
اے عرفات کے پہاڑ یہ ہیں ہلاکیوں سے
نجات دلانے والے۔
اے ابوتبیس پہاڑ یہ ہیں مالک مسرت
اور خوشی کے۔
لے سجد خیف یقیناً تجھ میں آپنچا معمز زمہان۔
اے حناؤ اول یقیناً تم سب کو حاصل ہو گئی خوشی
اور مبارکبادی۔

آیا بطن آمنہ میں وہ نور
ناف غنچے میں گل ہوا جا گیر
چاند بیت الشرف میں آٹھہرا
دیکھتی تھیں جو آمنہ خاتون
آنکھ کھولی کرتیں دیکھیں
بطن میں تھا جو نور لاری یہی
رنگ ہر دم نیا بھار رجدید
آئے ماہ ربيع کے ایام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْنِينَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ
وَالْحَكَمَ وَعَلَى أَهْلِ الْكَرَامَ وَابْنِهِ الْكَرِيمَ وَبَارِكْ تَ وَسَلِّمْ ط

سب مہینوں میں برتر و افضل۔ ماہ مبارک ربيع الاول کا مبارک اک مقدس مہینہ، رحمت کا

الغرض کے طے منازل دور
پہنچا برج حمل میں مہر منیر
سچا موتی صدف میں جا ٹھہرا
کیا لکھو شان قدرت بیچوں
نیندا آئی بشارتیں دیکھیں
دیکھیے کیا کیا کرشمہ غیبی
نیک راتیں تھیں اور دن تھے سعید
نو مہینے گزر چکے جو تمام

خوبیہ اور کا گنجینہ ہے۔ بارہویں کی برکت والی نورانی رات ہے۔ اور لائق خبر و مبارکات ہے۔ بلکہ بہتر از لیلۃ البرأۃ ہے۔ یہ مبارک شب تمام شبووں میں پسندیدہ منتخب تھی۔ اور تمام لیالی سے عالی اور بے حد خیر و برکت کا سبب تھی۔ وہ مقدس رات اس درجہ انوار و برکات سے بھری ہوئی کہ وہ مشہور شہر ابہر ہوئی اور اس کی بدولت لیلۃ القدر کی عزت و عظمت خییرِ مِنَ الْفِ شهر۔ ہوئی۔

اس کے سواد کو روشنی سے اس قدر بہرہ کہ اُس کی ہنگی سے سیاہی دوات کا نام روشنائی ٹھہرای کر سواد اُس کے سواد سے روشن سواد ہوئے۔ مرض کو سوادی دور ہوا اور سوادِ عالم اُس کی بیاض کی دولتِ نور و ضیاء سے معمور ہوا۔ وصف اُس کی بیاض کا بیاضوں میں نہ آئے بلکہ دفتروں میں بھی نہ تما نے۔

شَبَّ نَيْلًا مُجْدَّدًا مُتَّدِّيًّا
بَشَّرَ بِرُوْشَنٍ بُوْدَ كَزْ حَرَمَ تَابَعَدَ
حَرَمَ وَشَامَ چَرَبَ مُشَرَّقَ وَمَغْرِبَ نُورَشَ
هَمَرَ رَأَشَتَ مُجَيْطَ وَهَمَهَ جَادَرَ گَرَدَيَدَ

<p>میں پڑھوں شاہکی کچھ مجھ و شنا آج کی رات دونوں عالم میں ہے یہ سورپا آج کی رات مُنْخُوشیدنے منڈھانک لیا آج کی رات وا ڈر پاک اجابت کا ہوا آج کی رات قا لیع شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات لو زمانہ کا ہوارنگ نیا آج کی رات ہفت اقسام کاما لک وہ ہوا آج کی رات کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات کفر کفار کا کافور ہوا آج کی رات کعبہ پاک بھی سجدہ میں جھکا آج کی رات</p>	<p>عَاشَقُو وَرَذَ كَر وَصَلَ عَلَى آجَ كَيِ رَات زَيْبَ دَنِيَا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آجَ كَيِ رَات پَھَلِی عَالَمَ مِنْ مُحَمَّدَ كَيِ ضِيَا آجَ كَيِ رَات مَانَگَ لَوْ مَانَگَنا ہو جسَ کو دعا آجَ كَيِ رَات نَارَ فَارَسَ کَيِ بَجَھِي نُورِ الْهَيِّ چَكَا خَشَكَ سَاوَهِ ہے سَاوَهِ میں ہے دریا جاری اسَ لَئَنَصَبَ کِیا سِبْرَ عَلَمَ کَعَبَہَ پَر اَهَلَ تَوْحِیدَ سَتَّکَبِيرَ کَا وَهْ شُورَأَ ٹھَا زَلَلَ آَگَ گیاشَنَ ہو گیا قصرَ کَسرَ مَیِ شَعَّ تَوْحِیدَ سَرَ روشنَ ہوا سارَ عَالَمَ سَرَنَگَوں ہو گئے بَتَ روئے زَمِیںَ کے سارَے</p>
---	---

سر افالاک نمیده ہے زمیں کے آگے
آسمان ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کھکر
جانور دیتے ہیں آپس میں مبارک بادی
گل گچھو لا ہے مہک جائینگے دونوں عالم
غلق پر برسیں گے اب خوکبم کے جھالے
آرے ہیں دراقدس پر مرادیں لینے
کسی بیکس کی زبان پر یہ صدایہ چیم
اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
اے جیل رضوی وصف نبی کرا تنا
کر رضامند ہوا حمر کی رضا آج کی رات

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعْدَهُ كُلِّ ذَرَّةٍ هَامَّةٌ الْفَ الْفَ مَرَّةٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس وقت حضیر کا ستارہ اونچ پر چمکا۔ کوکب ارض، بہت بلندی پر مدد کا زمین کا اتابول
بالا ہوا کہ اس کا رتبہ عالم بالا سے بھی دو بالا ہوا۔ اس جو ہر علوی نے جو عالم سفلی کو ممتاز و سرفراز کیا،
فرش نے عرش پر طرح طرح کاناڑ کیا۔ اور خاک نے فلک الافاک تک دہن فخر دراز کیا اور زمین نے
با صفت فروتی آسمان پر چشمک زنی کا آغاز کیا۔ جہاں اس میلاد سید الایسا یادا فضل العباد سے فرحت
آباد ہوا اور تمام عالم ایجاد حد سے زیادہ خرم و شاد ہوا۔ اس مُردِہ فرحت آثار رشک بہار سے باغ
باغ ہوا۔ اور ہر تجھنہاں ہوا اور لالہ کو داغ سے فراغ اور سرپالاں ہوا۔ خوشی سے پھول پھولے نہ
سماتے تھے، غنچہ نہایت شگفتگی سے کھلکھلاتے تھے۔ سنبل و زگس کی طبیعت اس درجہ شادمانی کی
طرف مائل ہوئی کہ اس کی پریشانی اور اس کی حیرانی زائل ہوئی۔ گلباً نگ مسرت کا یہ غلغله
آشکار ہوا کہ سبزہ خوبی بدیدار ہوا، زمزمه نشاط کا گلزار میں ایسا روز بازار ہوا کہ ہزار نالہ زار سے
بیزار ہوا اور ہزار جان سے نغمہ سخ و ترانہ گزار ہوا، ہر طبیعت سُست چست ہوئی، حدیہ کہ زگس
بیمار تندرست ہوئی تمری نے دُو قُتری فراموش کیا۔ اور فاختتہ نے مطلوب دلی پا کر صدائے کوکو سے

لب خاموش کیا۔ بلبل گویاد ولب تھی کہ ترانہ فرحت و مسرت سے بال بال تھی۔ بھلا جو مولود مسعود اپنے آبائے کرام و اُمّہت عظام علیٰ نبیتہ علیہم الصلاٰۃ والسلام و رضی عنہم الملک العلام بلکہ کل کائنات اور ساری مخلوقات اور ہر موجود و تمام ممکنات کی علّت غایی ہو۔ اُس کی ولادت با کرامت سراسر سعادت کی مسرت و انبساط و فرحت نشاط کی کہاں بھلا تقریر تحریر میں سمائی ہو۔ جس کے لئے فلیپر حوا ہو خییر ممّا یجتمعون ۝ حکم خداٰ ہو اور ہر ایمان والے کو انتظام اس کا حکم ادائی ہو اور اس کے بیان میں کسی شخص سے کیا مجال تھن آرائی ہو اور کیا ممکن کسی سے کہ اُس کے وصف میں طبع آزمائی ہو۔ ایک کیفیت سرو ساری خدائی میں ساری تھی۔ اونو یہ فرحت و مسرت جاوید سب کی زبانوں پر حاری تھی۔

لائے ہوئے ہیں
بان چمن میں
سارِ مُحَمَّد
وہ علّتِ غائی
جانِ دو عالم
روشن کی بیگنی
ہے محبوبِ الٰہی
قصوداً نبیں سے
دونخ کے شرائے
نااصر پر ھوابِ جھوم کے اک اور غزل تم
سننے کلئے تر و در دس آئے ہوئے ہیں

تظمیم کو جگریں ایں آئے ہوئے ہیں
شادی سے سماتے ہیں دامان نگہ میں
کیا لاٹیں اتصوڑ میں وہ جنت کی ہوا کو
گلزار میں کیا آمد محبوب خدا سے

کیا مرتبہ مذاقِ نبی پائے ہوئے ہیں
گل بھی گل رخسار کی بوبائے ہوئے ہیں
جو گلشن طیبہ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں
بلبل کی طرح گل بھی جوانتراء ہوئے ہیں

رَنْگ اور ہی پچھے حضرتِ دل تم کو دکھاتے
گیسوں قسم خال کے سودا کی قسم ہے
اس بزمِ مقدس میں مری آنکھ سے دیکھو
للہ ہمیں شَرَبَتِ دیدار پلا دو
جلدی سے خدار اور مقصود سے بھردے
داتا نظر لطف سے ہوا یک اشارہ
نا صستِ چلو طیبہ کوہیں ہند سے جلدی
وہ دستِ کرم سُنتے ہیں پھیلائے ہوئے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدِّهِ مَعْلُومٍ مَا تَكَوَّنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

عزیزان گرامی! اُس مبارک رات، ہتر از شب برات میں یامِ میں عجیب آرائش اور زالی
زیبائش تھی۔ اُسی حالِ سعادت ممال میں صبح کا سپیدہ پیدا ہوا۔ اور صبح کی صبحات اور نورانی رات
کی ملاحت سے عجیب اطف و مژو رہو یہاں ہوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ وہ صبح نوری کا آغاز ستاروں
کے رنگ کی پرواز، مرغ سحر کی دلکش آواز، نیم سحری کا اہتراء، ابوابِ رحمت الہی باز، غنی و مقتدر کار
ساز کے ساتھ عابدوں خدا پرستوں کے راز و نیاز زابدوں کا کمال حضور قلب شغل نماز، اور بڑے
خشوی و خضوع سے رکوع طویل اور تجدور ازا اور ایک جانب گلِ طنَّازِ سُرَرَگُرم ناز اور اس کے پہلو
میں بلکلِ شیداً مخیاً، کہیں رنگ شہلا کر شہزاد اللہ سے ہمراز، ایک طرف سُرَرَگُرم ناز اور اس پر فاختہ
اپنی کو کو سے دمساز، ایک سمت شمشادِ خوش اندراز اور اس پر قمری کا نالہ پُسوز و گلداز۔ وہ ستاروں کی
حضرت سحری نکاہیں، عابدوں کی پُر اثر آہیں اور دعاوں کی لکھی ہوئی سیدھی راہیں، تفاصی الحجاجات
جل جلالہ سے محبوب کے صدقہ میں مانگیں جو چاہیں اور پیارے محبوب کے صدقے پائیں۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
مَسْتَأْنِيْبُ میں سُہانا پھول پھولانور کا
باغ طیبہ میں سُہانا پھول پھولانور کا
بادہ بُرجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھروسے پیالہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہر انور کا
تیسے ہی جانب سے پاچوں وقت سجدہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیر اعمامہ نور کا
میں سے کسی درجہ ترا ہے وہ پتلا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹلکڑا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے پچہ بچہ نور کا
کیا بنا نام خدا آسماء کا دواہنا نور کا
بزم وحدت میں مرہ ہو گا دوابالانور کا
وصفِ رُخ میں گلتی ہیں جوںیں ترانہ نور کا
جو گذاد کیھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
بھیک لے سرکار سے لا جلد کا سے نور کا
دیکھاں کے ہوتے نازیبا ہے دعوی نور کا
یاں بھی داغ سجدہ طیبہ ہے تمغا نور کا
وضع و اضع میں تری صوت ہے معجمی نور کا
آنیاء اجڑا ہیں تو بیالکن ہے جملہ نور کا
یہ جوہ رسمہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا
اے رضا یا آہم نوری کافینش نور ہے
ہو گئی میری غزال بڑھ کر قصیدہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَقْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ طَصَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمَعْرَاجِ وَالْبُرُاقِ وَالْعَلَمِ طَدَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ طَ
وَعَلَى إِلَهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ طَ

سبحان اللہ سبحان اللہ صَحْ تابان و درخشاں جس پر صحیح عید فشار فربان وہ صحیح نوری کی نوبت کا کڑکنا، چاندنی کا چھپکنا، ڈالیوں کا لچکنا، گلیوں کا چٹکنا، پھولوں کا مہکنا، عنذر لیباں خوش نوا کا چھکنا، سبزہ کا لہکنا، شتم کا پکنا اور صحیح چمن کا چھڑکنا اور طارروں کے دل دھڑکنا، پھول کی پنکھڑی میں کانٹے کا لکنا اور بلبل شیداے گل کے دل میں کھٹکنا، گلنار کا دل دکھنا، لائے کا چمکنا اور زرگس شیدا کا کبھی تکنا اور کبھی آنکھ چھپکنا، میووں کا شاخوں میں لکنا اور شاخوں کا بابر اثما سے سرز میں پر پنکدا اور نہرہوں کا جوش و خروش میں چھلکنا اور پانی کا جھلکنا۔

خلاصہ یہ کہ اسی طرح ہر سمت و ہر جانب قدرت قادر مطلق کے عجائب عجائب جلوے آشکار تھے اور حکمت حکیم علی الامالاق کے طرح طرح کے کرشمے عالم میں ہر طرف نہ مودار تھے۔ ارضی و سماوی، فُدویٰ و سُبُویٰ صانع مخلوقات موجود مخلوقات مُعْقُلین کائنات جلال اللہ کے حیران تھے اور گویا یہ اشعار بَيْرَمٌ وَ الْخَانِ وَ رَدَبَانِ تھے۔

مراد بُلْبُل بیت ساب آئی
مبادر کبادیاں ہیں بُلْبُلوں میں
یہ سوئن کس کی مُدھش کرہی ہے
انھیں کس پھول کا شوقِ لقا ہے
چایا شدر ہے کیوں بلبلوں نے
یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا
نہ ہوجتنی سے کچھ نسبت دہن کو
کرد روازِ جنم کے ہو سب بند
یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں
یہ کیوں مکہ کی ہے آئینہ بندی
یہ کس کی دید کے سائل ہیں تالے
زمیں پر کیوں خجالت سے گرے ہیں
یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے

صبا نے کس کی آمد کی سُقائی
مجھی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں
یہ زرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے
کھلے پڑتے ہیں بُلْبُنچے کیا ہے
نئی پوشک بُلْبُل ہے گلوں نے
نہیں معلوم یہ ہے ما جرا کیا
بنادے تو چمن ہر اک چمن کو
ہوا مالک کو یوں حکم خداوند
فتریشی جانور کیوں بولتے ہیں
یہ کیوں کعبہ نے پائی ہے بلندی
زمیں کی سمت کیوں مائل ہیں تالے
یہ بُت کس داسطے اوندھے پڑے ہیں
یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے

اسی حیرت میں تھے اہل نماشا

کہ ناگہ ہا تف غیبی یہ بولا

وہ اٹھی دیکھ لو گرد سواری
نیقوں کی صدائیں آرہی ہیں
مودب ہاتھ باندھ آگے آگے
فدا جن کے شرف پرسب نبی ہیں
یہیں الی ہیں سارے بیکسوں کے
یہیں ٹوٹے دلوں کے جوڑتے ہیں
انھیں کی ذات ہے سب کا سہارا
انھیں پر دونوں عالم مرپے ہیں
انہیں کو یاد سب کرتے ہیں عم میں
یہی کرتے ہیں ہر شکل میں امداد
انھیں ہر دم خیال عاصیاں ہے
کسے قدرت نہیں معلوم ان کی
سہارا ہیں یہیں ٹوٹے دلوں کے
یہیں جو عطا فرمائیں دولت
فرزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا
مُزَّيْنَ سُرپہ ہے تاج شفاقت
بدن میں وہ عبارے نور آگیں
کہوں کیا حال نیچے دامنوں کا
یہی دامن توپیں لے جان مضطرب
سواری میں ہجوم عاشقان ہے
کوئی دامن سے پیٹارو رہا ہے

عیاں ہونے لگے انوار باری

کسی کی جان کو ترپا رہی ہیں

چل آتے ہیں کہتے آگے آگے

یہیں ہیں وہ یہیں ہیں وہ یہیں ہیں

یہیں فریادِ رُسْن ہیں بےِ بسوں کے

یہیں بندِ اُلم کو توڑتے ہیں

انھیں کے دیسے ہے سب کا لزارا

انھیں پر جان صدقہ کر رہے ہیں

یہیں دکھ درد کھو دیتے ہیں دم میں

یہی سنتے ہیں ہر پیکس کی فریاد

انھیں پر آج بارِ دو جہاں ہے

محی ہے جہاں میں دھوم ان کی

یہیں مرہم ہیں غم کے گھانلوں کے

کریں خود جو کی روٹ پر قاتع

مُجَّدٌ مُصْطَفٌ ہے نام ان کا

عیاں ہے جس سے معرنِ شفاقت

کہ جس کی ہر ادا میں لاکھ تر زین

جھکا ہے رحمت باری کا پله

مچھ جائیں گے ہمِ محشر میں جن پر

کوئی چپے کوئی محو فنا ہے

کوئی ہر گامِ محظوظ انجا ہے

کوئی کہتا ہے میری جان ہیں یہ
ترقی پر ہے اب آزارِ فرقہ
کوئی کب تک دل مغضوبِ نھالے
شَرَحَمْ يَا نَبِيَ اللَّهِ شَرَحَمْ
زَحْمُوما حِصْرَافَارَغْ ثُثِينَ
بُكْلُن دَلَادِرِي دِلَدَارِگاں را
ند اے جان وول جس پر ہمارا
ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل
جوزیت ہیں زمانے کی وہ آئے
بڑھوسبِ حرمتیں دل کی نکالو
مرا ذمَّہ ہے جو مگوہ پاؤ
نہیں پھرتا ہے سائل ان کا محروم
یہ پچھے دیں گے خلی پا کے امن
بیاں کر آپ سے جو مدد عطا ہو
مرے مالک مرے مختارِ تم ہو
ملیں تو دو جہاں قربان کر دوں
دیا تاجِ شفاعت کریا نے
تمہارے در پر آئے بیٹھے ہیں ہم
پہلی تو داروئے در دنہاں ہے
نہیں اب ہند میں اپنا گزرا
اُسی کو حسپہ میں ہو بستر ہمارا
رہے باقیِ حسرت کوئی جی میں
پڑا یوں ہی رہے لاشہ زمیں پر

کوئی کہتا ہے حق کی شان ہیں یہ
یہ کہتا ہے کوئی بیمارِ فرقہ
ادھر بھی اک نظرِ اوتا ج والے
زَمْبُجُورِي بِرَآمد جَانِ عَالِمِ
نَاسِخَرَجْتُ لِلْعَالَمِينَ
بِدِهَ دَسْتَتِ زِپَا اُفْتادِ گاں را
بہت نزدِ یک آپنچا وہ پیارا
اُٹھیں تظمیں کو یارانِ محفل
خرچی جن کے آنے کی وہ آئے
فقیر و جھولیاں اپنی سنبھالو
پکڑ لو ان کا دامن بے نواہ
مجھے اقرار کی عادت ہے معلوم
کرو تو سامنے پھیلا کے دامن
حَسَنٌ هَلَانَگَ لَے جو مانگنا ہو
مرے آفت امرے سردار تم ہو
تصدق تم پر اپنی جان کر دوں
تمہیں افضل کیا سبے خدا نے
تمہیں سے لوگاۓ بیٹھے ہیں ہم
تمہارا نام ہم کو حرز جاں ہے
بلا لیجئے مدینے میں خدا را
تمہسرا در ہو اور ہو سر ہمارا
قضاء آئے تو آئے اُس گلی میں
نہ ہو گور و کفن ہم کو میسر

سگان کوہ پہ پُر نور آئیں ॥ مرے پیارے مرے منظور آئیں
 مک مرے پا کے ہوں فراہم ॥ غدا اپنی کریں سب مل کے باہم
 ہمیشہ تم پر رحمت ہو خدا کی
 دعا مقبول ہو مجھ سے گدا کی

صلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَالْهَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

وَلِدَ الْحَبِيبِ وَمِثْلُهِ لَيُولُدُ
 وَلِدَ الْحَبِيبِ مُكَحَّلًا وَمُطَبِّبًا
 هَذَا الَّذِي حَجَّأَتْ إِلَيْهِ عَزَّالَةٌ
 حِبْرِيلُ نَادَى فِي مُنْصَّةٍ حُسْنِهِ
 فَيَقُولُ يَا عُشَّاقَ هَذَا الْمُصْطَفَةُ
 إِنْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ قَدْ أُعْطِيَ رُشْدَةً
 لَوْكَانُ يُوسُفُ قَدْ أَفَاقَ حَمَالَةً
 قَالَتْ مَلِكَةُ السَّمَا عَبَاسِرِهِمْ
 صَلَوَاعَلَيْهِ بُكُورَةً وَعَشِيشَةً
 أَلْفَ الصَّلَوةَ مَعَ السَّلَامِ وَرَبِّيْدَ

یابنی سلام علیک یا رسول سلام علیک
 السلام اے جان عالم
 شاہ دیں سلطان عالم
 یابنی سلام علیک یا رسول سلام علیک
 السلام اے شاہ عالی
 جھوٹی رو جائے نہ خالی
 یابنی سلام علیک یا رسول سلام علیک
 السلام اے جان عالم
 تم سے ہے سامان عالم
 یابنی سلام علیک یا رسول سلام علیک
 السلام امت کے والی
 عرض کرتے ہیں سوالی
 یابنی سلام علیک یا رسول سلام علیک

<p>یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْکَ</p> <p>اس مکاں کے تم میں ہو اور سر ہانے بھی تمہیں ہو</p> <p>کون تم ساد و سرا ہے تو شہ ہر دوسرا ہے</p> <p>بآطن و ظاہر تمہیں ہو ثانی رکھتے ہی نہیں ہو</p> <p>خلق کے مشکل کشا ہو جو کہوں اس سے سوا ہو</p> <p>کیوں کم محبوب خدا ہو ہاں جواب اس کا عطا ہو</p> <p>دُور ہوں غم کی گھٹائیں وَجَدَ مِنْ هُمْ يُؤْلِي شَأْنًا مِنْ</p> <p>جب کہیں نہ ہو ٹھکانا ہر مصیبت سے بچانا</p> <p>کلمہ طَيِّبٌ سَكَھَانا</p> <p>ہم کو ایماں پڑھانا</p>	<p>دل میں تم مندشیں ہو میں مرلوں تو وہ زمیں ہو</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>تم پہ اکرام خدا ہے تیرا طالب بھی خدا ہے</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>اَوَّل و آخِر تمہیں ہو دین کے ماہر تمہیں ہو</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>نوح کے تم نا خدا ہو سب کے تم حاجت رواہو</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>بخشش دو جو چیز چا ہو اب توباب جود وَا ہو</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>بخشش دو میری خطائیں بھیج دوا پنی عطا میں</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>حشر میں تم بخشوana اپنے دامن میں چھپانا</p> <p>یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک</p> <p>جان کُنُی کے وقت آنا چہرہ آنور دکھانا</p>
---	---

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْکَ
یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک
اے شفیع روزِ محشر
ہیں سینہِ عضیاں کے دفتر
غُوث کا صدقہ کرم کر
چشم و دل کردے منور
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک
اے شہنشاہِ رسالت
ہیں یہاں جو اہلِ مشت
دانما سب پر ہو رحمت
بانیِ محفل پر برکت
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک
ہو کرمِ مُحْبُوبِ دا وز
حُمُّرِت شیرِ رضا پر
فتح اور نصرت دیا کر
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَابِرُ سُوْلَ اللَّه
 صَلَّى اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّه
 شَاهِ هُنْ لِخَلْقِيُّ اللَّه ||

آپنے وہ رَسُولُ اللَّه
 خَلْقِيُّ اللَّه
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَابِرُ سُوْلَ اللَّه
 آپنے حُبُوبُ خُدَا
 شَاهِ حَتْ شَاهِ بُطْخَا ||

دِيكھتے کیا ہو اہلِ صَفَا
 یعنی ہو چک وہ جَبْلُو نَمَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 خَلْقَ کَرَهَ آپنے
 شَافِعِ مَحْشَرِ آپنے ||

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 زور نما ہے حُسْن کا زور
 کوئی تین یا غوں میں مُو
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَابِرُ سُوْلَ اللَّه
 مشعلیں حق کی جاتی ہیں
 خوشیاں پہلو بدلتی ہیں ||

شُورش پر ہے عشق کا شور
 یوتو ہے شاخوں پر چکور
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 ٹھنڈی ہوا میں چلتی ہیں
 حسرتیں دل کی نکلتی ہیں ||

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 کہتے ہیں سب مُرغان ہوا
 مل کے کہو سب بَهِرِ خُدَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَابِرُ سُوْلَ اللَّه
 آج تو ایسا جام پلا
 حَبْلُو زیبا ہم کو دکھا ||

آتی ہے گردوں سے یہ صدا
 سُستے ہیں شَاهِ ہر دُوسرا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 ساقی کوثر بَهِرِ خُدَا
 اُٹھے پر وہ حُبِّ دائی کا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه

ہم کو ملے فردوں میں جا آپ کی اب محبوب خدا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ ہاتھ میں آپ کا دامن ہو گلشن جنتِ مُستکن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ ہم بھی سب ہمراہ چلیں ہاتھ سے آپ کے جام پیش لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ سب کی توبہ لاتا ہے مراد رکھیو تا یومِ المیعاد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ اور مرے احباب کو بھی اہل و فائز بابت کو بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ اُس پر رحمت نازل ہو برکت و عزت داخل ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ عبد القدر ناظر ہو سرچنظام و صابر ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ صدقہ ذاتِ محمدؐ کا مُثمر بائبِ مستقیم کا	جسم سے جب جان جدا لوٹیں ہم فُریبَت کا مزا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جب ہنگامِ ربُون ہو وادیِ اینِ مدفن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جنت کی جب تیر کریں حوضِ کوثر پر پکنچیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ربِ دواعِ ربِ عباد میرے اہلِ و عیالِ کوشاد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بخشش کے ماں باپ کو بھی اہلِ سُنّنِ اصحاب کو بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جو اس بزم میں شامل ہو جس حبَّا پر مَحْفَل ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قلبِ میں یہ حاضر ہو خواجہ مُعین و ناصر ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ڈاوِ گلُّ اے ربِ عسلیٰ جاری ہے تاریخِ حبَّا
--	---

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ذِكْرِ شَهَ سَعْيَ فِي كُفْرِ شَهَ بَاغِ سُعْيَ پُجْوَلَ پَچَلَ

سُنْنَیَ کَوْ لُطفَ وَنُورَ مَلَ دِیوْ کَا بَنَدَهُ خُوبَ عَلَیَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آنکھوں میں سرور آگیا دیدار سے ان کے

روشن ہوئے دل جلوہ رخسار سے ان کے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

لے مرے شاہ باوقار سلام دین و دنیا کے تاجدار سلام

نَبِيَّ بُرْجِ اِفْتَاحِ رُسْلَام اے مہ اونج اقتدار سلام

خَاصِ مَقْبُولِ کَرِيزِ رُسْلَام لے دو عالم کے شہر یار سلام

بَیْکُوسُوں کے کفیل کار سلام لے غربیوں کے نمگل کار سلام

آپ کی شان پر ہزار سلام آپ کے نام پر ہزاروں درود

خالق اللیل و انہار سلام آپ پر بھیتبا ہے رحمتے

ہو تو بُل ان کا ایک بار سلام ہے یہ کافی نجات امت کو

جَبِّرِ صَبِّیْعِ عَلِیْشَتَانِ زَرِسَلام سنتے ہیں خود حضور وردیں

بَھِيجُو بَاعْجَزُو اَعْسَارِ سَلام جس قدر ہو سکے مسلمانو!

بَادِشاہِ بَانِ نَامَدَارِ سَلام بُجَھَ کے اک در عرض کرتے ہیں

کَہْتی اس نَخْجَہِ ہے بہار سلام منہج چیخوں کا ہے کھلاشاید

رُزْفِ مُشْکِیْقِ بَشَارِ سَلام چاندِ مُنْدَھَ چے حساب درود

ہَمْ غُلَامَانِ جَانِ بَشَارِ سَلام آپ ہیل شاہ کیونہ عرض کریں

کیوں ہم کھیجیں بار بار سلام ہم نے محبوب ایسا پایا ہے

ہو کے حاضر حضور اقدس میں

عرض کر بسیدل نزار سلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بِعَدَدِ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارَكْ وَسَلِّمْ ط

دُورِكَرَبِّ لَوْثِبُتَانِ ہو گیا

لامکاں لامکاں لامکاں ہو گیا

امتنِ امتحنِ امتحنِ امتحنِ ہو گیا

گُلْستانِ مَجْمَعِ بُلْبُلِ لَانِ ہو گیا

شِعْدَالِ شِعْدَالِ شِعْدَالِ شِعْدَالِ ہو گیا

سَاسَبَانِ سَاسَبَانِ سَاسَبَانِ ہو گیا

بے نشانِ بے نشانِ بے نشانِ ہو گیا

یَگِیا وہ گیا وہ نہ ساں ہو گیا

مَهْرَبَانِ مَهْرَبَانِ مَهْرَبَانِ ہو گیا

آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا

لَفْتَةِ جَالِ لَفْتَةِ جَالِ لَفْتَةِ جَالِ ہو گیا

آسَمَانِ آسَمَانِ آسَمَانِ ہو گیا

فُلْكَتَهَ دَالِ فُلْكَتَهَ دَالِ فُلْكَتَهَ دَالِ ہو گیا

دِلِ تَپَانِ دِلِ تَپَانِ دِلِ تَپَانِ ہو گیا

گُلْخَشَانِ گُلْخَشَانِ گُلْخَشَانِ ہو گیا

جَبَ كَهْ پَيَادَشَهْ إِنْسَ وَجَاهْ ہو گیا

دَلِ مَكَانِ شَهْ عَرَشَيَاں ہو گیا

سَرْفَلَهْ رَهْ حَبَانِ حَبَانِ ہو گیا

أُنْ كَهْ جَلَوَهْ كَاجَسِ دَمِ بَيَاں ہو گیا

هَرْ سَتَارَهْ شَبِ مَوْلَيدِ مُضْطَفَهْ

چَرْخِ كَرْدُونِ تَرَهْ رَوْضَهْ پَاكَ كَا

جَسِ كَوانِ كَمَكَانِ كَاپَيَهْ لَگَيَا

قَهْ بَرَاقِ بَنِي يَاكَهْ نُورَنَظَرَ

حَنْ شَفَاعَتَهْ تَيَرِي كَنْهَهْ كَارَوَنِ پَرَ

كَلْشِ طَيَّبَهْ مِيلَ طَائِرَسَدَرَهَ كَا

يَانِي لَوْ خَبَرَ آتِشَ غَمَ مِيلَ مِيلَ

گَزَرَهْ جَرْكُوْهْ شَاهَهْ كَرَدوُونِ جَنَابَ

عَشْقَ آمَرَوَهْ مِيلَ مِيلَ رَمْزَقَوَسَيِّنَ كَا

كَسَ كَرَوَهْ مَنُورَكَيِّ يَا دَآَغَئِي

طُولِيِّ سَدَرَهَ مَدْحَرِيَّ خَپَ مِيلَ مِيلَ

طُولِيِّ أَصْفَهَانِ سُنْ كَلامَ رَفَتَ

بَے زَبَانِ بَے زَبَانِ بَے زَبَانِ ہو گیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مائَةَ الْأَلْفَ مَرَّقَ وَبَارَكْ وَسَلِّمْ ط

حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سراپا حق وہدایت ہے کہ بعد ولادت

حضور و رکانات مُفْتَحَ مُوجُودات، افضل تخلیق مکونات، ما لک ارض و سموات علیہ و علی

اکر افضل السلام و اکمل الصلوات ایک ابر سفید آسمان سے عیاں ہوا اور حضور سر کار بیتر کا بر دو عالم محبوب محترم رسول معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اپنی آغوش میں لے کر رواں ہوا اور دم کے دم میں نظر وہی سے نہیاں ہوا۔ پھر مجھے بھر میں وہ ابر نور جمال محمدی سے چمکتا، مانند نیستابان کے دمکٹ نظر آیا۔ میں نے حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک بزرگ پرے میں لپٹا ہوا پایا۔ اور اسی قبیل عرصہ مفارقت میں منادی ندا کرتا تھا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالم کے چاروں طرف لے جاؤ اور اکناف و اقطار دنیا میں گشت کراؤ اور تمام جنگ انس اور ملائکہ نبم قدس کو ان کا جمال جہاں آ را اور جبلہ دل آرا کھاؤتا کہ سب پہچانیں اور خوب جانیں کہ جو کمالات اور انیاء علیہم السلام الشناہ کو جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب کے سب حضور سید المرسل، ہادی سبل، مختارِ کل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو پہلے ہی سے مرحمت ہوئے۔

خلافتِ آدم — شکرِ نوح — خُلُتِ إِبْرَاهِيم — لِسانِ إِسْمَاعِيل — بُشْرَىٰ يَعْقُوب
صَوْتِ دَاؤُد — مُلْكُ سُلَيْمان — حِكْمَتُ لِقَمَان — حُسْنُ يُوسُف — كَلَامُ مُوسَى
صَرِيرُ الْيُوبَ — زُهْدِيَّى — عِبَادَتُ ئُونُس — كَرْمُ عَيْسَى عَطَا كِيا — عَلَىٰ شِينَا وَعِيزِيم
الصلة وَالسلام وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصحابِهِ جمِيعِين۔

اور ان کے سوا — ولایت — مُحْبَبَيَّتِ مُطْلَقَة — رُؤْيَاٰتِ حَقٍ — عِلْمُ سُنْحٍ وَعَظَمٍ — عِرْفَانٍ أَتَمٍ — اور جو کچھ صوری و معنوی کمالات تھے خاصَّةً لائق ذات با برکات، صاحب امْجُوزَاتِ والپینَات، سیئُ اکانَات، سب تخلیقِ مکونات، مُفْخَّمِ موجودات، مالک ارض و سموات تھے سب عطا فرمائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ جمِيعِین وبارک وسلم۔ غرض کہ ظاہری و باطنی کوئی کمال ذات والا صفات مجموع کمالات مکنی سے باقی نہ رہا جو آپ کو حاصل نہ ہوا۔
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گماں نقشِ جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ آمانی دل و جان نہیں

کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثارتیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بُجُدِ رَأْخَذَ كَا كَاهِي ہے در نہیں او كُوئی مفترقَهُ
جو وہاں سے ہو یہاں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کرے مُصطفے کی راہتیں کھلے بنداوس پچ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں جھوٹی اکے ہاں نہیں اے ہاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں قبے پچے فتح عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں نہاں نہیں نہیں بلکہ سب میں جان نہیں
وہ شرف کقطع ہیں نشیطیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دویاں و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرُو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے نور میں سب بہاں
بنے صح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جان نہیں
وہی اور حتفی ظلیں رب ہے انہیں سب کے نہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لامکال کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
یہ بی ہیں جس کے ہیئت مکاں وہ خدا ہے جو کل مکاں نہیں
سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں
کروں تیرے نام پر جاں فدائے ایک جاں جہاں ندا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں
ترافق دتواند دہر ہے کوئی مثل ہو تو مرشد دے

نہیں گل کے پول میڈا لیاں کہ چمن میں سرروپ چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کوئی ہوا
کہواں کو مل کر بے کیا بی کے گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کمرؤں مدرج اہلِ دُول رضاپاٹے اس بلا میں مری بلا

میں گدا ہوں ابینے کریم کا مراد دین یا رہنا نا نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْبِعِ الْعِلْمِ

وَالْحِكْمٍ وَعَلٰى إِلٰهِ الْكَرَامٍ وَابْنِهِ الْكَرِيمٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ عزیزو! اس مبارک روز، جاں افروز، شیطان سوز کی عجیب شان

تھی۔ جس پر عیید کی فرحت مسرت بھی صدقے اور قربان تھی۔ بلکہ خود عید اُس پر نثار اور قربان تھی۔ اور عالم کا ذرہ ذرہ، قطرہ قطرہ، پتا پتا غرض کہ ہر ایک اس ولادت با سعادت، سر اپا کرامت میں ترقی کر سکے۔

— جن ملک — زم فلک — سماک سمک — لفون نهار — حمال فسحار —

اشخار و احرار — برگ مار — گل و اشعار — بلبلی هزار — دناؤں کی اہمیت — معوج مارتی ہوئی

نہیں۔ مصائب و نجوم معلوم غیر معلوم حکم دمک والہستاۓ اور سعی سائے۔

آفات ماهیت از ماران سحاب بر قوشہاب چنواو سحاب زمان مکان انسان

حیوان **حضیض اوچ گردا** **موج سفیدسایه** **ماهی ماہ** **شمس و قمر** **نجم و اختر**

خشنود تر — دلوار دور — شجر و ججر — سگ مدر — سرد و گرم — سخت نرم — نقوش عقول —

فروع واصول — لوح قلم — كرسى عرش عظيم — ظلمت نور — غلام فى حور — نغمات

خلدِ جنت کے قصوں سلسلیاں کوثر مقولاتِ عشر عرضِ جوہر صدفِ گوہر

شترشی ارشدی — ارض سما — کرسی عرش معالی — مخلوقات ارضی همایی — جیا و دریائی — سفینه علوی

غرض کہ تمام موجودات اور کل مخلوقات ترانہ سُرور سے تحریم ہر روز تھی کہ ہے

سخاں رحمت ماری سے بارہوں تاریخ ॥ کرم کا چشمہ حاری سے مارہوں تاریخ

ہمیں قوچان سے پیاری سے بارہوں تاریخ

بہارِ فصل بہاری ہے بارہویں تاریخ
اٹھی جو گرد سواری ہے بارہویں تاریخ
خوشی دلوں وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
زمین خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ
عجیب چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ
خدان جبے اتاری ہے بارہویں تاریخ
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
جل جو تجھے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
نغان و شیون زاری ہے بارہویں تاریخ
ہر اک جگہ اُسے خواری ہے بارہویں تاریخ
کہ عید عید ہماری ہے بارہویں تاریخ

اسی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل
بی ہے سرمہ چشم بصیرت و ایمان
ہزار عید ہوں ایک ایک لمحہ پر قربان
فلک پر عرش بریں کا گمان ہوتا ہے
تمام ہو گئی مسیلاً آئنسیا رکی خوشی
دلوں کے میل دھل گل کھلے سرو رملے
چڑھی ہے اونچ پر تقدیر خاکساروں کی
خدائی فضل سے ایمان میں ہیں ہم اپوے
ولادت شہ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کے ٹھنڈے
خوشی ہے اہل سنن میں مرعدو کے بیہاں
حبدھر گیا سُنْنی آواز یا رسول اللہ
عدو و لادت شیطان کے دن منئے خوشی

حَسَنٌ وِلَادَتٌ سَرَكَارِ سَهْوَشِن

میںے خدا کو بھی بیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَقْرَبِ وَالْهَصَّلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّاتَةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

شیخ محقق علامہ مدقق حضرت مولانا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن
کے علم و فضل کی چار دانگ عالم میں دھوم ہے جن کا معتبر و مستند ہونا خاص و عام سب کو معلوم ہے۔
انھیں کی کتاب کامل النصاب ”مدارج النبوت“ میں یہ روایت سراپا ہدایت مرقوم ہے کہ جب
حضرت سیدنا امام الانبیاء والرسل، ہادی سبل، مقترکل، شافع محدث، ساقی کوثر، ماکب، بحربہ، سرور پیغمبر اہل
بادشاہ مرسلان، سیاح لامکاں، رہبر رہبران، ہادی گمراہ، جان کی جان، ایمان کے ایمان
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مادام القمر ان لم نیر ان نے اپنے قدوم میمنت

لزوم سے اس جہاں ظلمت نشان کو منور فرمایا۔ سات روز آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس کو دودھ پلایا۔ پھر یہ عظیم دولت ثوبیہ کو عنایت ہوئی۔ سبحان اللہ وہ بھی مشرف بر رضاعت حضور ختم رسالت ہوئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

ثوبیہ جو کنیز ابوالہب تھی۔ ابوالہب کیلئے تخفیف عذاب کا سبب تھی۔ یعنی مژده ولادت حضور سرور النبیاء، حبیب کبریا، شہنشاہ دوسرا، شفیع روز جزا محبوب خدا، خاتم النبیین، شفیع المذینین، امام الانبیاء والمرسلین، سید الکائنات، فخر موجودات، افضل مخلوقات علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوات واکمل الاحیات سے ابوالہب کو شاد کیا تھا۔ تو ابوالہب نے بسبب خوشی میلاد شریف ثوبیہ کی آزاد کیا تھا۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوالہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا نہیاں تھا۔ عذاب میں دیکھا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہے، کسی وقت بھی راحت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کیا کہوں جس عذاب و عقاب میں رہتا ہوں ہر قسم کی ایذ اور سختیاں سہتا ہوں۔ مگر پیر کار و ز راحت اندوڑ، شیطان سوز۔ باعث تخفیف تکلیف ہے۔ یہ سب شرخوشی میلاد شریف ہے۔

عزیز مسلمانو! کس درجہ مسرت کی بات ہے۔ حضور حمیۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله وسلم کی ذات بابرکات کیسی وسیلہ نجات ہے کہ ابوالہب سا کافر جس کی مذمت قرآن عظیم سے ظاہر ہے، جس کے حق میں سورہ تبت پیدا کانازل ہونا روشن و باہر ہے، جس سے ہر ناظرہ خواں بھی ماہر ہے۔ بسبب خوشی میلاد با سعادت، سر اپا کرامت عذاب میں کمی پائے۔ جب پیر شریف کار و ز دل افروزاً۔

پھر یہ بھی غور کرنا ہے کہ ابوالہب نے حضور نوح جسم، حبیب اکرم، محب عظیم، مولاۓ عظم، رحمت دو عالم مالک لوح و قلم، دافع البلاء والوباء، والقطو والمرض والالم، سلطان العرب والحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله واصحابہ وبارک وسلم کو حاضر حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر زند، حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل بند جانا، اپنا بحقیقت جانا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ جانا، اس کا رسول نہ مانا۔ توجہ مسلمان صاحب ایمان حضور سرور دو جہاں سید ولد عدنان، باعث این وآن، سیاح لامکان، عالم مایکون و ما کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله واصحابہ وسلم مادام الحمدلو ان کو

اللہ تعالیٰ کا محبوب، عالم کا مطلوب، انبیاء و رسول کا مغرب، رحمۃ العلمین، خاتم النبیین، شافع
محشر، ساقی کوثر جان کر خدا کا نبی و رسول پیچان کر، ان کے ارشادات و احکامات کو مان کر، حضور سر اپا
نور کی ولادت کی خوشی منانے گا کیوں نہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے حصہ و فرپائے
گا۔ یقین ہے کہ بخششاجائے گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آله واصحابہ وسلم ۷

<p>طریقِ اہل طریقت ہے محفلِ میلاد</p> <p>جمالِ عشوہ کثرت ہے محفلِ میلاد</p> <p>شکوہِ مذہب و ملت ہے محفلِ میلاد</p> <p>نمودجِ سعادت ہے محفلِ میلاد</p> <p>ہے سب کا دین کلفت ہے محفلِ میلاد</p> <p>کہ دینِ حق کی حمایت ہے محفلِ میلاد</p> <p>اخھیں تو میں عبادت ہے محفلِ میلاد</p> <p>جو کہتا ہے کہ کراہت ہے محفلِ میلاد</p> <p>ای سے جان کست ہے محفلِ میلاد</p> <p>اور اہلِ کعبہ کی عادت ہے محفلِ میلاد</p> <p>عجیب زیب روایت ہے محفلِ میلاد</p> <p>وہ کہتے ہیں کہ سعادت ہے محفلِ میلاد</p> <p>کہیں میں باشِ حرمت ہے محفلِ میلاد</p> <p>کہ درگار کی صنعت ہے محفلِ میلاد</p> <p>کخاصلِ ربی عنایت ہے محفلِ میلاد</p> <p>جو صاحب کہتیں ہیں مبعث ہے محفلِ میلاد</p> <p>کہ شانِ جسنِ سالت ہے محفلِ میلاد</p> <p>خدائلکی اپسے رحمت ہے محفلِ میلاد</p> <p>اخھیں کفر کی راحت ہے محفلِ میلاد</p>	<p>مقامِ اہل شریعت ہے محفلِ میلاد</p> <p>ثبوتِ حق و تحقیقت ہے محفلِ میلاد</p> <p>ظہورِ شان کرامت ہے محفلِ میلاد</p> <p>کہاں ہوائے طبیعت ہے محفلِ میلاد</p> <p>ہے سب کا قولِ کست ہے محفلِ میلاد</p> <p>مری نگاہ سے دیکھے وہاں کہہ اٹھے</p> <p>جو وصفِ احمدِ رسول کے ہیں تمنائی</p> <p>بڑھا ہے اہل عرب سے بھی کیا ترا تقوی</p> <p>کیا رسول نے ذکرِ کرانی جب ولادت کا</p> <p>یہ فعل آپ کے صحابہ و تابعین کا ہے</p> <p>محمد شبن سب اس فعل کو بجالائے</p> <p>سیوطی کا نہیں کیا قول تم نے دیکھا ہے</p> <p>اب اس کے بعد بھی بھول کر بھی مت کہنا</p> <p>کریں کیوں لے شیدائے جلوہ احمد</p> <p>کمالِ شوقِ دلی سے اسے بجا لاؤ</p> <p>نہیں کھوف خدا کچھ ان اہل بدعت کو</p> <p>وہا یوں نہیں تم کو ابھی کچھ اس کی خبر</p> <p>رسوانا کے صدقے کر ان کے صدقے سے</p> <p>جو عاشقِ شکوئین ہیں دل جاں سے</p>
--	---

وہابی بدعتی تیرا یہ کیا مقولہ ہے
کہ مُصطفیٰ کی اہانت ہے محفل میلاد
تمہیں سُوں سے بیشک دُلی عَداؤث
جو کہتے پھر تے ہو بعدت ہے محفل میلاد
میں ناصر اس کو بحثتا ہوں مصطفیٰ کا عدو
جونہ سے کہتا ہے بعدت ہے محفل میلاد

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَاحَا
بَعْدَ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى لَا تُتَعَدُّ وَلَا تُحْصَى ط

عزیزان گرامی! یہ محفل مولود مبارک و مسعود محبوب رب و دودو ہے۔ یہاں روحانیوں اور

قدّوسیوں کا ڈرود ہے۔ وقت صلاة و سلام و دعا و ہنگام و رود ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَاحَا
سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس محفل ذیشان کی کیاشان ہے، جس میں قرآن و حدیث کا تبیان ہے اور حضور سرور انس و جاں، حبیب پیغمبر اہل سنت، شیخ امام کمال، شافع فرمذبیح، شفیع مجرماں، عالم علوم ما یکونی ماکان، مالک میون آسمان، باعث نظیرو ایئن آن، سب تخلیق کوئں مکان، سرکار ابد قرار، سید ابڑا، حبیب کردگار، محبوب پروردگار، انبیار و مرسلین علی عبینا و علیہم الصلاحۃ والسلام علی آلہ کے مقدم عظم سردار، شفیع روز شمار، اللہ عز و جل کی دولتوں، نعمتوں کے اُس کی عطا اور اذان سے مالک و مختار، بے کس نواز، بیچاروں کے چارہ ساز، سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل حمیدہ و خصال انص پسندیدہ کا بیان ہے، جس کے لئے فرمان واجب الاذاعان رحیم و رحمن ہے۔ اور وَرَفَعْنَا لَكَ ذَكْرَ ارشاد قرآن ہے۔ جو عظمت ذکر مصطفیٰ کا یعنی بُرْہان ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں || ملائک لیکر رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
زیارت کیلئے بن کر ملک زوار آتے ہیں || نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں
غلامان شہر دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر تسر دربار آتے ہیں
معاکی کے جو مومن لیکے یاں ٹوٹواز آتے ہیں
لئے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں || چلو ہے میزبانی جوش پر سر کار طیبہ کی

نگاہ کو رہا طن قاصروں مجبور ہے لیکن
منافق جانتے ہیں شیرک گر اس نبم اقدس کو
وہابی بلے ادب اس ذکر کی رفتہ کو کیا سمجھے
قیام مخلف مولید سے جلتے ہیں بہت مُنکر
یہ ان کے سبز گنبد پر بجھٹا نور لکھا ہے
اُٹھے گا شور محشر میں گنہ گارونہ گھبراو
خریدیں گے جو رحمت کے عوض آنبار عصیا کے
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغْرِیٰ یا رُؤل اللہ
شب تاریک مرقد سے نگہراۓ دل مُضطَر

خُرَاوَنَدَا دَمِ آخِرِيَّةِ عَزَّزَيْلِ فَرَمَائِينَ

جَمِيلِ قَادِريٰ ہشیار، حوسکار آتے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ بِعَدَ الْأَوَّلَاعِ الرِّزْقِ وَالْفُتُوحَاتِ

مدح رسول پاک کا، کرتے رہو چرچا سدا، لیکن روایت ہو، بجا، ہوں شعر سب شرعاً روا
آداب شانِ مصطفیٰ، ہو جان اور دل میں بھرا، امیٰ میں جالس باصفا، ہیں شرع میں بیٹھ کحسن
جب مجلس مولود ہو، اے دل تو حاضر زد ہو، والسر کے بل موجود ہو، راضی تر امعبود ہو
خوش احمد و محمود ہو، طالع تر امسعود ہو، دارین میں میں بہبود ہو، اور کام بگڑے جائیں بن

احسان ہے حق کا بڑا، بھیجا جو ایسا رہنا، کیا شکر ہم لا کیں بجا کیا نذر دیں، ہم بنے نوا
کیا تخفف شکو گدا، کیا چیزیں مکو شہا، کر دیجے اُس شے پر فدا، سب مال زراو جان ترن

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلٰهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ اُس نور الہی نے اپنی حملک سے کوچ کوچ کو وادی ایکن کو کوہ طور رون
بنادیا، دلھا کی سواری آئی، نچھاور لینے کی باری آئی، اب کیا ہے۔ خدادے اور بندہ لے، بھکاری
دست طلب پھیلائے دامن دل کی جھولیاں بنائے دوڑے، مُنگتا مقدم کی خیر مناتے بڑھے، جو دو

عطاؤ کا میلا ہے، فتیوں کا ریلے پر ریلا ہے۔ جماۃ کا زور، لا اولاد کا شور، حنف کے گھڑے سنبھل گئے، قسمتوں کے بل نکل گئے۔

<p>ساتھ ہی فرشتی رحمت کا قلمدان گیا مرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا سر ہے وہ سر جو تے قدموں پر قربان گیا پائے وہ دل جو تے دیسے پر آzman گیا لِلَّهِ الْجَنْدُ مَیں دُنیا سے مسلمان گیا خجر یوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا پھرہ نامیں کے قیامت میں اگرمان گیا بھیڑ میں ہاتھ سے کمخت کے ایمان گیا</p>	<p>نعمتیں باعثاً جس سمت وہ ذیشان گیا لخبر جلد کے غیر کی طرف دھیان گیا دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا آہ وہ آنکھ کہنا کامِ تحریک ای رہی آنچھیں جانا انھیں مانا نہ کھا غیر سے کام اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی آنچہ لان کی پناہ آج نہ مانگاں سے اُف رُمُنگریہ بُرھا جو شی تَعَصُّب آخر</p>
<p>جان دل ہوش و خرد سب تو مجینے پہنچے تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا</p>	

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَّابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ بِعَدِّهِ مَعْلُومٌ مَا تَكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ۔ حضور محبوب خدا، شہنشاہ دوسرا، شافع روز بزرگ، سروانیا، حبیب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ مراد لئے کی یہی مبارک گھڑی ہوئی، بتول سے خدائی پھری، اسلام کی دوہائی پھری، جسمی جمال کی جا بخش دلستاں اوسیں دل ہی دل میں گھر کرنے والی نگاہیں، جلے بھئے سیئہ کی بنے والیاں ٹوٹے دلوں زخمی گھانلوں کے ساتھ خدا جانے کیا احسان کر جاتی ہیں، کہ انسان آزادی کی بضاعت خود مختاری کی دولت شاد شاد نگاہ اوہ ملن کی نذر کر دیتا ہے۔ اور خوش خوش طوق بندگی اپنے ہاتھوں پہن لیتا ہے۔ ان جملوں کا تعلق معمولی حسینوں ظاہری جمیلوں سے تھا۔ مجھے بیباں پکھڑ کر کرنا ہے۔

جمالِ محمدی اور حسنِ احمدی کا روئی فداہ علیہ صلاۃ اللہ۔ جسے خدا نے خاص اپنے لئے بنایا، اپنی محبوبی خاص سے ممتاز فرمایا۔

تیرے صالنے سے کوئی پُوحہ ترا حُسنِ جہاں
خُود بُسنا یا اور بنا کر خود ہی پیسا را ہو گیا

اس آئینہ رُوکے آئینہ رُوکو قدرت کے ہاتھوں نے وہ ضایا بخشی جس کی تجلی کے ایک ایک سے مَنْ رَأَى فَقَدْرَ أَيُ الْحَقَّ کی تسویر چک اٹھی، گلوئے پُر نور میں تجھنِ اُفَرَبِ اللَّهِ کے ہار پڑے، گورے گورے ہاتھوں میں یَمْلُكُ اللَّهُ وَقَ آئینہ بھُم کے بُجھے، غرضِ حُسن بے صورت کی تَرْشِیْنِ تجلی اگر برسمِ تَدَلِی صورت پذیر ہو تو برنگِ مثالی صورتِ جمالی محبوبِ ذوالجلال ہی اُس کی تصویر ہو۔ ان خدا پسند تجلیوں نے توفیشِ خاک سے لے کر عرشِ پاک تک دھومِ مچادی، دل چمکا دیئے، آنکھوں کی تقدیرِ یجگادی ۔

کیون خ بے خود ہوا کرے کوئی	جب تجھیں کیا کرے کوئی
چا ہے جو انتخاب کرے کوئی	حق نے قَسَمْ بنا یا ہے تم کو
گُھنَط پر خطا کرے کوئی	تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو
کیوں پھر ان کو سیا کرے کوئی	زخمِ دل کے ہنسائیں گے اکروز
پھر مری کیوں دوا کرے کوئی	میں مریض اُن کا دادِ سیحایں
کچھ تو بہر خدا کرے کوئی	یادِ قَالُوَبَلِی اَفَرَرُتُمْ
دُعوی مسْدح کیا کرے کوئی	آپ رب ہیں ذاتِ ربِ جما
شو ق جینے کا کیا کرے کوئی	پسِ مُرْدَانْ ہے وَعدهِ دیدار
عُمْر بھر اتفاق کرے کوئی	دو زخمی ہے بغیرِ حُبِّ حضور
نارِ غم میں خبا کرے کوئی	بول بالا رہے گا آفتَا کا
شرک و بدعت بکا کرے کوئی	سُسیو اُن سے قُمْدَانِ نگو

نامِ جھنے رہو عَبْدِیَّاً کا
گرچہ جل کر بہنا کرے کوئی

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَنْبَى وَإِلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّاتُ اللَّهِ عَلَى الْمَالِكِ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

پیارے عزیزو! سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اس محبوب کے جملوہ فرماتے ہی عشق کا بر قی اثر
کل مخلوقات، سب موجودات میں دوڑ گیا۔ جن و بشر، شجر و جمیر، نہش و قمر، سنگ و مدر، آزاد و گرفتار، دریا
و بخار، بلکہ درود یوار بھی اس مزہ سے خالی نہ رہا۔ یہ حس راہ سے نکتے عشقان نقش پا پر آنکھیں بچھاتے۔
جس آبادی میں آتے کمیں تو کمیں مکان تک خوش ہو جاتے۔

درو دیوار چو محرب کشا عید آغوش ॥ کتو ایں جا بصد آمین و دعا آمدہ
حضور پر نور شافع یوم الشور صلی اللہ تعالیٰ علی آلہ وسلم نے عیدِ الحجی میں اونٹوں کو حضرت ملیہ
کیا کہوں کہ ان بے زبانوں نے کیا مزیدار سماں دھایا۔ ذنگ میں سبقت لے جانے پر جلدی کرتے
تھے، زندگی جاوید پر کئے مرتبے تھے۔

ذنح ہونگے تیرے ہاتھوں سے خوشی اس کی ہے
آن اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجد کو ذنح فرمائیں ॥ تماشا کر ہے ہیں مرنے والے عیدِ قرباں میں
لکھا ہے شبِ معراج۔ فرمایا گیا آنا و آنت و ماسوی ذلکَ خالقُ لاجلِک
اے پیارے میں ہوں اور قوباتی میں نے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہُ جَمِيلٌ رَّبِيعُ
الْجَمَالَ ط جب ہی تو شانِ جمال کی خوشنما تجلیوں نے محبت کے خزانوں کی گنجیاں محبوب کے
ہاتھوں میں دے کر مختار مطلق بنا دیا۔ ع

”حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ہے“ ۔

میں تو ماں کہ کہوں گا کہ ہو ماں کے جیب
لیعنی محبوب و محبت میں نہیں میں راستِ را

تم صاحبِ فرقان ہو محبوبِ خدا ہو	تم مساقی حبام فتدی و دنے ہو
تم جملوہ سبحان ہو و خدث کی ضیا ہو	تم پرتوہ ذات ہو آئیہ قربت
معبدوں کے بندے بھی ہو معبود نہماں ہو	تم کعبہ کی حرمت ہو مکینے کی شرافت
تم حبلوہ انوارِ جمالی کی حب آہو	تم مجلسِ عشاق کے ہونگے الافت
تم خُندکی زینت ہو شیر عرش علا ہو	
تم درودِ عاشقِ مُضطہ نر کی دوا ہو	

تم گلشن ایجاد کی واللہ بنا ہو
تم خوبی خوبان دو عالم کی شا ہو
تم قدرتِ اللہ کے اعجاز نما ہو
ایمان کی تم جان ہو برہان خدا ہو
عرفان کی تم صورتِ لذش کی ادا ہو
پرچشم غلط بیس کی نگاہوں میں جدا ہو
بجوت کے ملکوت کے تم عقدہ کشا ہو
تم کان سخاشان عطا جان حیا ہو
تم خلوتِ جلوت کے مکانوں کی ضیا ہو
محبوب ہو پر طالب توحید خدا ہو
تم حشر کے مقابر ہو بخشوش جسے چا ہو
یوں جانے کو جانے ہے ناصر بھی تو تم کو
اللہ ہی مگر جانے کم کون ہو کیا ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْهَمَّا وَاصْحَّا هِيَ قَدْرُ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ طَ
وَجُودُهُ وَنَعْلَاهُ طَوَّرَهُ وَأَفْصَالِهِ وَفَضْلِهِ وَكَتَالِهِ طَوَّجاَهُمْ وَرَجَالِهِ طَوَّعَلَى وَارِثَ حَالِهِ طَ
كَلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الدَّاكِرُونَ طَوَّكَلَّمَا أَغْفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَعَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ طَ
معزز حضرت جب حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ آله وسلم نے ایسی محبوبیت خاص
ومقبولیت عام باخصوص کالباس فاخر زیب بدن فرمکرا اظہار رسالت فرمایا، اسلام کو چا اور باقی
مذاہب کو جھوٹا بتایا۔ اگرچہ اس مبارک مقصد کی کامیابی میں بہت سی ناقابل برداشت تکلیفوں نے
سامنا کیا۔ مگر ان کے بڑھے ہوئے ارادے بندھی ہوئی کمریں کچھ بھی تزلزل نہ ہوا۔ مشرکین تکلیفیں
پہنچاتے، اذیتیں دیتے۔ یہاں جو ٹھہر چکی تھی ٹھہر چکی تھی ان بالوں کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ بشری
طااقت ہرگز ان مصائب کا خل نہ کر سکتی جو یہاں رات دین اٹھائے جاتے۔ اس کام میں کوئی روکنے
والا ان کو نہ روک سکتا تھا نہ روک سکا۔ ایک زبر دست عزیز مقتدر کی قوت نے اس مبارک مقصد کی

تینکل واشاعت کے لئے انھیں کھڑا کیا تھا۔

کفار میں مشورہ ہوا کہ ان کا روا یوں کا شہادت کے ذریعہ سے انساد کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس ارادے سے در دولت عرش منزلت کی طرف چلے۔ حاضر ہوئے تو انھیں کا کلمہ پڑھتے انھیں کام بھرتے نظر آئے۔ شہید کرنے آئے تھے، شہید عشق ہو کر رہ گئے۔ اب کیا تھا۔ **الْحَقُّ يَعْلُو وَلَا يَعْلُمُ** کے آثار نظر آنے لگے۔ **جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ** کے انوار حمکنے لگے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں عرب، روم، شام، مصر و عراق دیار و امصار آفاق و اقطار سے اشہد دان **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَهِيدَانَ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ كَيْ دُنُوا زَأْوازِينَ آنے لگیں۔** اسلامی بجلیاں عرب کے پیاروں سے نکل کر تمام دنیا میں چمک گئیں۔

صلوات اللہ بر جان صَلَوةَ اللَّهِ بِرِّ جَانِ مُحَمَّدٍ	سلام حق بیاران سَلَامُ حَقٍّ بِيَارَانِ مُحَمَّدٍ
گل با غ رسالت آل اقدس غَلْ بَاغِ رَسَالَتِ آلِ أَقْدَسٍ	صحبت خ بران صَحْبَتُ خَ برَانِ مُحَمَّدٍ
ابو بکر عمرو عثمان و حیدر ابُو بَكْرٍ وَعُمَرٍ وَعُثْمَانَ وَهِيدَرٍ	ہیچ رو ب بتابان هَيْچَ روَ بِتَابَانِ مُحَمَّدٍ
بٹے رتبے ہیں حور و ملک سے بَطَّىءَ رُتْبَىءَ هِيَنَ حُورَ وَمَلْكَ سَے	کنیزان و غلامان كَنِيزَانَ وَغَلَامَانِ مُحَمَّدٍ
پلا دیں طبقے ارض و سما کو بَلَادِ دِينَ طَبَقَى أَرْضَ وَسَمَا كَوَ	کریں نعرہ جو شیران كَرِيْنَ نَعْرَهُ جَوْ شَيْرَانِ مُحَمَّدٍ
خدا کے مرتبہ دان خَدَّا كَمَرْتَبَهُ دَانِ	صلی اللہ علیہ وسلم صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ
چچایا مہر نے پردہ میں منھ کو چَچَايَا مَهَرَ نَهْ نَرْدَه مِنْ مَنْھَ كَوَ	جو دیکھا رفت تابان جَوْ دَيْكَهَا رَفَقَتْ تَابَانِ مُحَمَّدٍ
بچنا آتش دوزخ سے یار ب بَچَنَا آتَشَ دَوْزَخَ سَے يَارَ بَ	کریں گے چچے مش عناویل كَرِيْنَ گَے چَچَيَا مشَ عَنَاوِيلَ

ہد آیت کے ہوس پر یا الہی

بروز حشر دامان **بَرْوَزُ حَشْرِ دَامَانِ** مُحَمَّد **مُحَمَّدٍ** صَلَوةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَالصَّاحِبِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

مشع بنم ہدایت پ لاکھوں سلام	مُضطَفَ حبَانِ حمت پ لاکھوں سلام
گلی باغِ رستاٹ پ لاکھوں سلام	مہر پرِ خ نبوت پ روشن درود
نو بہار شفاعت پ لاکھوں سلام	شہر یار ارم تاحد احرام
نو شہ بزم جنت پ لاکھوں سلام	شب اسرائیک دلہما پ دائم درود
فرش کی طینب و نژہت پ لاکھوں سلام	عرش کی ازیب و فیضت پ عرشی درود
شاہناسوت جلوت پ لاکھوں سلام	ماہ لاہوت خلوت پ لاکھوں درود
حرز ہر رفتہ اقت پ لاکھوں سلام	کرنز ہر بیکس و بے نوا پر درود
مقطوع ہر سیادت پ لاکھوں سلام	مطلع ہر سعادت پ اسعد درود
محجھے بے بس کی قوت پ لاکھوں سلام	محجھے بیکس کی دولت پ لاکھوں درود

حُكْمَلِیَّۃُ اَقْرَبُ

اس حلیہ مقدمہ میں نثر "سرور القلوب" شریف کی ہے اور تم خصوص پُرور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "حدائق بخشش" حصہ دوم سے ہے۔

سر آؤز سر آسر تیرا الہی، مخزن اسرارنا تمناہی، ذرخ گوہ نبوت، برج سپہر رفت، سبے بلند
بالا، همسر اس کا دیکھانہ سننا، فری رسالت اس سے پیدا اور افسر شفاعت اس پر زیبا۔ سرفرازِ عالم اس
کی سرکار میں فرق ارادت زمین انکسار پر رکھتے ہیں اور سرشار ان بادۂ خوتوں اپنی سرکشی اور خودسری
سے توبہ کرتے ہیں۔

تاج خور شید بیمیش ہے اسی سے پر نور
بہر تسلیم جھکے رہتے ہیں سر اس کے حضور

جس کے آگے سر آنور اخمر ہیں ॥ اُس سر تبانِ رفتت پ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و مَنْ سوا ॥ اس سرکے سیادت پ لاکھوں سلام

بِیَا آیُهَا الْمُشَتَّاقُوْنَ بِمُؤْرِجَمَالَه صَلَوَاعَلَیْهِ وَآلِهِ

جبین نور آگیں اوح سیمیں یا شرق خوشید ہے اور لوح سیمیں جبین بیاض بیت ابر و یا مطلع

ہلال عید ہے ماہ سیمین عذر اس کی صفائی کا بندہ اور زمغری آفتاب اس کی رنگیں سے شرمnde ہے

اُس حبیبِ عَادَتْ پَالْخُوبِ سَلَامٌ || جس کے ماتھے شفاقت کا سہر رہا
 اُس چمکِ والی رنگت پَالْخُوبِ سَلَامٌ || جس سے تاریکِ دل چمگانے لگے
 اُس رُگِ هَمَرِ میں متوج نورِ جلال پَالْخُوبِ سَلَامٌ ||

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَالله

ابروئے دلشیں، لوحِ حبیبین کے قریں۔ مطلعِ بحثِ سعادت۔ موج بحرِ اطافت، مدِ تسمیہ
 صاحت، حرمِ حریمِ ملاحت، بیتِ حمد کبر یا، جو ہر آئینہ مصفا، سفینہ نجات نوچ، بلکلید ابوابِ فتوح، فلک
 پر خم اُس محرابِ کعبہ کے گرد طوافِ کنان اور ہلالِ عید اس طاقِ حرم پر جانُ دل سے قربان، دل
 زاہد اس گوشہ عافیت میں چلنے شیں اور کماندار فلک اس کے حضور سر برزیں۔ تیرِ قضا اس کے اشارہ
 پر چلتا ہے اور سینہ نماہ دو ہفتہ اس کے تیرِ محبت سے خستہ۔ تو دہ خاک سے قابِ قوسین تک
 شہرت ہے۔ اور گاؤز میں سے اسدِ فلک تک نشانہ تیرِ محبت۔

ہر مہینہ میں بنا عکسِ منواس کا

زیب طاقِ حرم کعبہ ہے پرتواس کا

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکیں || ان بھوول کی اطافت پَالْخُوبِ سَلَامٌ ||

بے بناؤٹ ادا پرہزاروں درو || بے تکلفِ ملاحت پَالْخُوبِ سَلَامٌ ||

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَالله

مرثگانِ دلستان اعراب قرآن ہیں یارِ گ جانِ مشتا قاں۔ جو ہر آئینہ عارضِ تباہ شعاع
 خورشید، روئے درخشان، صحرائے عرب اُس مژہ مشکلام کی خوبیوں سے رشکِ تاتار اور گریبان سحر اس
 تاریخِ شعائی کے سودائے محبت میں تارتار، کماندار چرخ اس کے تیرِ محبت کا گھائل اور نیزہ باز فلک اس
 کے پیکانِ عشق سے بکلے۔

ان کی آنکھوں پوہ سایہِ آنکنِ مرثہ || ظُلَّةَ قَصْرِ رَحْمَتْ پَالْخُوبِ سَلَامٌ ||

اشکباریِ مرثگان پر برسے درود || سِلَكْ دُرِّشِفَاعَتْ پَالْخُوبِ سَلَامٌ ||

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَالله

چشمِ نرگسیں اور دیدہ نرگیں، گنجینہ نگاہِ حق میں، آئینہِ تختِ بُلْبُلیِ ربِّ اعلیٰ، نرگسِ گلزار

جمال، مرآتِ حسن لا یزال، بینندہ جمال کبیریا ناظورہ دیوان اصطفا، مخزن انوار و اسرار، منظور نظر اویں
الابصار، قرۃ العین حوراً عین، چشم و چراغ اہل دین، نور عيون اہل نظر، روشنی چشم ابوالبیشیر، چشم
بَذَوْرَجَبْ آنکھ ہے۔ ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو بایں گردش میں وہاڑ نظریہ اُس کا نظرناہ آیا۔ اور آہوئے
حرم نے چین وختن تک ڈھونڈ کیہیں مثل اس کانہ پایا۔ بادام سے تشییہہ دینا سے سراسر بے مغزی
اور آہوئے ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطاؤ نادانی۔ آہوائیں چین اگر اس دیدہ نگسی کے
سامنے آئیں چوڑی بھول جائیں اور غزا لان ختن اگر وہ چشم سُرگلیں دیکھ پائیں عمر بھر اشک
حرست آنکھوں سے بہائیں۔ اب گہر باراں کی سیر چشمی کا کاسہ لیس۔ اور کماندار فلک اس کے
تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس، گنہ گاران امت کو اس سے چشم شفاعت اور تہید ستان عالم
کو چشمداشت عنایت ۔

چراغے کتا و نیف و خت نور ز چشم جہاں روشنی بود دور

سوادِ فلک گشت گلشن بد و شدہ روشنانہ چشم روشن بد و

آنکنہ مازاغ اُس چشم خُدایں کا سُرمه بصر ہے اور کریمہ ماطغی اُس
دیدہ سُرگلیں کا حمل الجاہر

معنی قدر ای مقصد ماطغی نگس باغِ قُدرت پا لکھوں سا

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا اُس نگاہ عنایت پا لکھوں سا

یَا ایٰهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰ اَعْلَمُهُ وَالْمُطْ

شعر اکاڑاف معتبر کی تعریف میں قافیہ نگ ہے۔ اور شبدِ فلک کا اس کے میدانِ محنت
میں پائے خرام نگ ہے۔ نہ اسے افعی پیچان کہہ سکیں، نہ شب ہجران سے تشییہہ دے سکیں کہ
بہماں ادب سے سرموج تجاوز خلاف ایمان ہے۔ اور بال بھر بیبا کی سراسر اندر ہیر اور بال جان
ہے۔ بلکہ تشییہہ ان بالوں کی شب قدر سے بھی بیجا ہے۔ اور تمثیل ان زلفوں کی لیلۃ البراءۃ سے
سراسر خطا ہے۔ سنبلِ ژولیدہ کو اس طرہ ثابت سے کیا مناسبت اور مشک ختن کو اس گیسوئے عنبریں سے
کیا مشاہدہ کہ مشک خون طیبات ہے اور وہ لام اسم ذات ہے۔ سایا اُس زلف سیاہ فاما کا سینہ
ماہ میں نمایاں اور دماغ عشقان خیال محبت سے غیر سنبل دریجاں ۔

دماغ از تار موئے او تارست ॥ تکہ از باع روئے او بھارست

شہباز فکر اس جگہ دام حیرت میں گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ میں جا سکتا ہے اور آبرآ آفتاب پر آسکتا ہے مگر یہ طرفہ ماجرا ہے کہ دن رات کیجا ہے۔ واللیل اذای غشی والنھارا ذا تجلی ہے

کیلانف کا قریبہ ہے روئے جناب سے

لبیریز داں شبِ قدراً فتاب سے

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا لکھ اب را فٹ پلاخوں سلام

خلق کے ڈاد رس سبکے فرید رس گھفرنڈ مصیبۃ پلاخوں سلام

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَأْفُونَ إِنَّ رَبَّكُمْ جَمَالُهُ صَلُوٰعَلَيْهِ وَأَلِهٖ

روئے روشن زلف سیاہ میں نمایاں یا نور بصر مردک چشم سے درخشان ماہ وہ ہفتہ عارض

پر نور سے تاباں، شس باز غماں کے مدرسہ نوری میں شمشیر خواں، لعل بدخشان کا اس کی رنگینی سے دم فنا اور گلستانِ ارم کا حصہ صریخ جالت سے رنگ ہوا۔ اس عارض یہ نور کے عشق رنگ رخسارِ حرف ہے

اور سینہ ماحشق ہے۔ مرأت خیال کو سکتہ، چراغ سحر سکتہ، مطیع گلزار سرد، رنگ شفق زرد، دل شبیم افسرده، روئے گل پر مردہ، مرچان بے جان، آئینہ حیران، خورشید سرگداں، شمع چراغ سحر عقیق خون

جگہ، لالہ خونیں کفن، قمری طوق غم پر گرد، یاقوت بے دم، لعل زیر یارغم، ید بیضادست بردل، مدرود بے

تیق بمل، بلیل کواس گلستان خوبی کی یاد میں سبق بوسناں فراموش اور مراغ چمن اس گل رنگیں کے شوق میں روز و شب نالاں و مدھوں، آئینہ قلب پر اگر وہ مہر عرب عکس افلن ہو سوز محبت سے گل

جائے اور ورق گل پر اگر وصف عارض رنگین زیب قم ہو پیرا ہن میں پھولانہ سمائے ہے

نمک آگیں صباحت پلاخوں سلام چاند سے منھ پتباں درخشان درود

اُس خُدا ساز طاعت پلاخوں سلام وصف جس کا ہے آئینہ حق نما

ان عذاؤں کی طاعت پلاخوں سلام جن کے آگے چراغ قمز حملائے

اُس کی پتی براقت پلاخوں سلام شبنم باغ حق یعنی رخ کاعرق

فرحتِ جانِ مومن پے بے حد درود

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَأْفُونَ إِنَّ رَبَّكُمْ جَمَالُهُ صَلُوٰعَلَيْهِ وَأَلِهٖ

ریشِ مُطہر گرد خسارہ انورہ التمریا جنڈوں قرآن ہے اور خط مبارک مصحف عارض پر منہیہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ہے، خط شفاعت اُسے کہنا زیبا اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا۔ اُنیس بال سفید اُس میں نمایاں ہیں یا شعاعِ خوشیدتار کی شب میں تاباں ہے۔

خط کی گردہن وہ دل آراچین سبزہ بہر رحمت پا لاکھوں سالاً

ریشِ خوش معتدل مرہم ریش دل حَالَهُ مَاهُ نُدْرَثُ پا لاکھوں سالاً

یَا أَيُّهَا الْمُسْتَأْفُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰةُ أَعْلَيْهِ وَالْهُدَى

نگاہ ماہ دو ہفتہ تابشِ نندان پر کام نہیں کرتی۔ اور نظرِ مہر تابندہ کی اُن کی چمکِ دمک پر نہیں ٹھہرتی۔ ماہتاب ان کے خیال میں رات بھر تارے گنتا ہے۔ اور آفتاب سوداۓ محبت میں تمام دن تک چلتا ہے۔ نہ اُنیس دانانوار سے تشبیہ دے سکیں اور نہ تشیعِ ثریا اور عقد پریں کہ سکیں بلکہ

دَنْدَانَ رَشْكِ دُرُّبِنِ دِهْنِ رَشْكِ دُرْجَ ہے

بَتِیْسِ آفتابِ بیں اور ایک بُرْجَ ہے

جن کے گھٹے سے پچھے جھپڑیں نوکے اُن ستاروں کی نُزُہت پا لاکھوں سالاً

جسکی سکیں سے روت ہوئے بُس پُریں اُس تسمیہ کی عِدَّات پا لاکھوں سالاً

یَا أَيُّهَا الْمُسْتَأْفُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰةُ أَعْلَيْهِ وَالْهُدَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَقْدِعِينَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ طَمَبِيعُ الْعِلَمُ وَالْحَلَمُ
وَالْحِكْمُ طَذَافِعُ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرْضِ وَالْأَمَّ طَوَّعَلَى إِلَهِ الْكَرِيمِ وَابْنِهِ
الْكَرِيمِ وَأَنْصِيْهِ الْكَرِيمِيَّةَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيَّةِ وَبَارِكْتَ وَسَلِّمْ ط

دہن رشک چبن اسرالہی کا خزینہ، مراریدندان کا گنجینہ، پھول اُس گل رعنائی مشابہت سے شگفتہ، دل اور غچہ اپنی نارسانی سے دل تگ اور منغفل کہ ہزار نگ لاتا ہے مگر مدارج دہن اسے منہنہیں لگاتا۔ تنگی دہان رُنَانِ ناقِصَاتِ اعقل والدین کی صفت ہے اور مناسب حال مردمیدان فراغی و وسعت ہے۔ نور، دہن، رشک عدن تحت الرشی میں سے شریانیک منور اور آوازہ اس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر۔ جو ہر فلک اس کان جو ہر کے شوق میں مغموم اور دہن خوب رویاں اُس کے مقابل کا المعدوم۔ بلبل خشنو اثمار طرزِ تکم اور گل رُنگیں ادا قتیل جلوہ تبیشم۔

وہ دہن جس کی ہربات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پا لکھوں ساماً ||
جسکے پانی سے شاداب جان جنان
جس سے کھاری کنکیں شیو جان ختنے
اُس دہن کی طراوت پا لکھوں ساماً ||
اُس زلزال حلاوت پا لکھوں ساماً ||
يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِئُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِط

زبان چشمہ حیوان کی موج روح افزایا ہے یاد رہ دوہلal لب میں ایک خوشید جلوہ
فرما ہے۔ یوسف مصری (علی نبینا و علیہ السلام وآلہ) اس کی مدحت سے شیریں دہاں اور طوطی
سمدہ رہ اس کی لغت میں شکر فشاں۔

حلاوت چاشنی گیر ازدہاںش
بُشِیرِ نَمِيْ مُؤَذَّنَهُ أَزْبَيَا لَش
وہ زبال جس کو سب کُنْ کُنْجی کہیں
اُس کی فذ حکومت پا لکھوں ساماً ||
اُس کی پیاری فصاحت پے بیحد درود
اُسکی باتوں کی لذت لپا لکھوں درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پا لکھوں ساماً ||
وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قول
اُس نیمِ احبابت پا لکھوں ساماً ||
يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِئُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِط

لب نوش آگیں غیرت انگلیں اور غل نوشیں، رشک قد شیریں، ورق درداحر، آبروئے
گوہر، جان لعل و مرجان، روح گلزار رضوان، لطافت موج طراوت، طراوت جو بار لطافت نام
خدا، ہربات اس کی آبے خضر سے جانغزا تر اور ہر کلمہ اس کا مجرہ مسح سے فضل و برتر۔ آب شیریں فرات
اس کی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے۔ اور شکر لبوں کا اس کے سامنے اپنی گفتار شیریں سے
دل کھٹا۔

کوثر کا اشتیاق میں اس کے یہ حال ہے
گو یادہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے
تپلی تپی گل قُدُس کی پیتاں || اُن لبوں کی نزاکت پا لکھوں ساماً ||
يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِئُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِط

گوش حق نیوش۔ قطب فلک سے ہمدوش اور دُر تیم اس کان صاحت کا حلقة گوش۔

اس کان کی شناہیں ممکن زبان سے

دیکھانہ نکھ سے نہ سنا، ہم نے کان سے

دور و زدیک کے سُننے والے وہ کان ॥ کان حصل کرامت پر لاکھوں سماں

يَا آيُهَا الْمُشْتَأْفُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوْأَعْلَيْهِ وَالْهِ

بین الف ابجد ازل ہے یاخُل طوبی کا پھل ہے جو ہر آئینہ رو تیر کمان ابرو، خل بادام

جنت، مون بحر رحمت شاخ نہال مہر بانی نصف مصحف کی نشانی۔

نیچی انکھوں کی شرم حیا پر درود ॥ اوچی بینی کی رفتت پر لاکھوں سماں

يَا آيُهَا الْمُشْتَأْفُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوْأَعْلَيْهِ وَالْهِ

گردن انور فقارہ نوی ہے، یا صراحی بلو ہے، شانہ ایک ایک شان شوکت میں لیگا، زور و قوت

میں کیتا روزگار، لشکر کشی کو سردست طیار، جس سے ہاتھ ملائے سلطنت دارین عنایت فرمائے۔

محیطے چہ گویم کہ بارندہ منیخ بیکدست گوہ درگ درست تنق

بے گوہر جہاں را پیاراستہ بتنق از جہاں دادو بن خواستہ

جس میں نہیں ہیں شیر و شکر کی روائیں اس گلے کی انصارت پر لاکھوں سماں

دوش بردوش ہے جن سکشان شرف ایسے شانوں کی طاقت پر لاکھوں سماں

يَا آيُهَا الْمُشْتَأْفُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوْأَعْلَيْهِ وَالْهِ

ہاتھ مون دریائے کرم ہے اور شکر عاصیاں احمد، الف الطاف واکرام، شاخ نہال

انعام، مفتاح باب رحمت، کلید ابواب جنت، یہ بیضا اُس گلدستہ فردوس کا ہوا۔ خواہ اور دست

اندیشہ اس کے دامن شنا سے کوتا، پنجہ خور شیدرات دن پھرتا ہے، مگر پنجہ مبارک کا ہمسر، شش

جهت اور هفت کشور میں ہاتھ نہیں آتا ہے۔ اور سون دہ زبان ہر چند شش و پنج کرتا ہے لیکن دو عالم

میں ایک شے کو بھی اس مرتع نشین چار باش کیتا کی تشبیہ کے قابل نہیں پاتا ہے۔

ھاتھ جس سمت اٹھا غمی کر دیا مون بھر سماحت پر لاکھوں سماں

جس کو بار دعس الہمکی پروانہیں ایسے بازو کی قوت پر لاکھوں سماں

ساعین رسالت پا لکھوں ساماں
اس کف بحرہت پا لکھوں ساماں
نائب دست قدرت پا لکھوں ساماں
اسکی قہاریاست پا لکھوں ساماں
صلہ ریود بہبود حجود و جود

یَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيٰهِ وَالْهٰطِ

منوناخن کی صفائی سے شرم سار ہے اور ناخن تدیر اس کی عقدہ کشائی پرشار ہے ہے
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال ناخنوں کی بشارت پا لکھوں ساماں
نور کے چشتے ہمرائیں دریا بیہیں انگلیوں کی کرامت پا لکھوں ساماں

یَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيٰهِ وَالْهٰطِ

سینے مہر گنجینہ، حسن و صفا کا خزینہ، لوح محفوظ ہے یامرات تھی، صورت علم لدنی کا آئینہ
یاسیم فردوس کی تختی، خط سیاہ اس سینہ صاف پکھچا، ہے یادست قدرت نے دست آؤیز محبت
و رق آفتاب پر لکھا ہے ہے

رفع ذکر حبالت پا رفع درود شرح صدر صدارت پا لکھوں ساماں
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں غنچہ راز وحدت پا لکھوں ساماں

یَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيٰهِ وَالْهٰطِ

شکم مبارک تختیہ سیمیں ہے یالوح صندلیں، امام کا شکم صاف یا چپاند کا ٹکڑا، آئینہ
مصطفا اس کی صفائی سے حیران ہے کہ پشت مبارک اس شکم صاف سے عیاں ہے ہے
ہے سوابد ر سے شان شکم صاف اس کی چشم اختر بھی جھپک جائے وہی ناف اسکی
ناف حباب دریائے لاطافت کا گرداب یا بح صفا کا گوہر خوش آب کا خیجی کا روزن
سر بستے یا حسن و صفا کی چشم دا

یاناف پاک نہیں اس اک جام اور ہے
جس میں زلال چشمہ آب بلور ہے

کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قباعت پر لاکھوں سالاً ॥
روئے آئینہ عسلم پشت حضور پُشّتِ قصرِ ملت پر لاکھوں سالاً ॥
یَا أَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ إِنَّ رَجَالَهُ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَاللهُ ط

طبع نازک اگر باریک بینی پر کرچست باندھے اور بال کی کھال نکالے۔ عقدہ کرمبارک
نکھول سکے۔ اس سرمایہ اقبال کو بال کھانا بال ہے۔ اور اس باعث ایجاد کو عقفا کہنا محال ہے۔ بلکہ
شیرازہ مجموعہ ہستی کہنا بجا ہے۔ اور رشتہ حیات مشتقاں لکھنا زیبا ہے۔

جو کہ عزم شفاعت پر کھنچ کر بندھی ॥ اس کتر کی حسایت پر لاکھوں سالاً ॥
یَا أَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ إِنَّ رَجَالَهُ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَاللهُ ط

مہربنوت پشت مقدس پر مختوم ہے اور نام اقدس اُس میں مرقوم ہے۔
حجر اسود کعبہ حبان ودل ॥ یعنی ہر بنوت پر لاکھوں سالاً ॥
فتح باب بنوت پر بد درود ॥ ختم دور رسالت پر لاکھوں سالاً ॥

یَا أَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ إِنَّ رَجَالَهُ صَلُوٰعَلِيَّهُ وَاللهُ ط

شاخ نسرین ساق سینین پرف اور گل کا اُس کی رنگین دیکھ کر دمہوں شاخ اگر اس مہربنوت
کو دیکھ لے روشنی اس کی کافور ہو جائے۔ اور سکندر اگر اس مرأت تخلی کا وصف سن لے آئینہ اپنا طاق
دل سے گرائے۔ سروان عالم قدم مبارک آنکھوں سے لگاتے ہیں اور ارباب بصیرت خاک پا کا
کھل الجواہر بناتے ہیں۔ بنائے دین اس کے ثبات سے قائم و استوار ہے۔ اور طاؤس طناز یاد خرام ناز
میں اشکلبار ہے۔

حسن رفتار زمانہ سے جدا اس کا ہے
چرخ پامال نشان کف پا اس کا ہے

پشت قدم رخسارہ حور سے صاف ہے اور کف پا لوح بلور سے شفاف ہے۔ کہت جنم
مشک بو سے مشام جان معنبر اور دماغ قد سیاں معطر اور شہم کیسے عنبریں سے صحن کعبہ رشک چجن
اور کوچہ ہائے مدینہ غیرت گلشن۔ رنگ صفائی اس تن سینیں کا نور دیدہ صفائی اور آئینہ جمال
کبریائی۔ رنگ روئے خورشید رو براوس کے زرد اور گرم بازاری آفتاب حضور اُس کے سردے

زانوں کی حبّاہت پا لکھوں ساً
شمع راهِ اصابت پا لکھوں ساً
اُس کفَ پا کی حُرمت پا لکھوں ساً
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ طَفْبِيْعَ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ
وَالْحِكْمَ طَدَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَطْعَيْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ طَوْعَلَى إِلَهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ
الْكَرِيمِ وَأُمَّتِهِ الْكَرِيمَةِ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْمَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْمَ يَا بَارَكَ وَسَلَّمَ ط

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایریاں
جب بچا پر تو فکن ہیں آسمان پر ایریاں
نجم گردوں تو نظر آتی ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
دب کے زیر پانہ گنجائش سماں کی رہی
دو قمر دو پنجہ خور دوستاے دس ہلال
ہائے اس تپھر سے اس سینہ کی قسم پھوٹیئے
تاج روح القدس کے موئی جسے سجدہ کریں
ایک ٹھوکر میں احمد کا زلزلہ حبا تارہ
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی

آے رضت طوفانِ محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
سَّادُهُو ہیں کشتنی امت کو لنگر ایریاں

يَا اِيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهِ وَالْهُ

یادِ قیامت میں سینہ گلشن سے آمد بلند اور سرو آزاد زخمِ محبت میں پا بند شمشاد کی
کیا بندیاد جو اس کے سامنے سراٹھائے اور خلی طوبی میں کیا شاخ جو اس نوہنال خوبی سے ہمسری کا دعویٰ
کرے۔ ہزار دوستاںی جہن اگر اس قامت موزوں کا وصف سن پائے ہزار شاخیں مصڑے شمشاد میں
نکالے۔ اور قری مسجعِ خحن اگر اس غیرت طوبی کو دیکھے افسرو صفت خاطر سے مٹائے۔ وہ قامت زیبا
اور قدرِ رعنائی میوہ بہار ہے یا نہال خور شید بار۔ روقن نوہنالاں چس، رایتِ اقبال گلشن، نوہنال

باغِ ارم، الف اسم عظیم

اس کا الف سے ارض بھی ہے اور تباہی ہے
دنیا کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی ہے

اس سے ہی تروقامت پر لاکھوں سالاں	طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
یک تازِ فضیلت پر لاکھوں سالاں	تہزو نازِ قدم مخفی رازِ حکم
اُس کلپن منبت پر لاکھوں سالاں	جس کے جلوے مرحباں کلیاں کھلیں
لئے جامعیت پر لاکھوں سالاں	پر تو اسم ذات اسد پر درود
جمع تلقیق و کثرت پر لاکھوں سالاں	انتہائے دوئی ابتدائے یکے
مظہر مصدریت پر لاکھوں سالاں	مصدر مظہریت پر اظہر درود
ان کے قدکی سہولت پر بیدارود	ان کے خذکی سہولت پر بیدارود

کیا آییہ الْمُشْتَاقُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوْأَعْلَیْهِ وَالْهُ

سایہ بلند اس قدر زیب کا عنقار، قاف نایابی ہے یا سرمه چشم عدم اور ظل ہمایوں اُس سایہ
خدا کا عین یا نور عین نیز اعظم۔ ماہ نور کے قریب اندر ہیرا کسی نے دیکھا ہے۔ اور مہر انور کے پاس
سایہ کب آسکتا ہے۔

فتادہ سایہ زماں خور شیدر خ دور
کہ باہم راست تا بد ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کیلئے سایہ فرض کیا جائے تو نور کے سوا کیا نظر آئے۔ اگر وہ سایہ دیدہ اہل
 بصیرت ساییدہ میں نہ سماتا تو نور معرفت انھیں نظر نہ آتا۔ اور جو وہ ظل ہمایوں آئندیہ مہرو مہ
میں منبع نہ ہوتا آسمان انھیں آنکھ کا تارانہ بناتا۔ مقام اس قامت سرا پا عظم کا اس سے برتر اور
اعلیٰ ہے کہ ہمسراں کا پایا جائے اور مرتبہ اس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ سرو اس کا چاکر
افتادہ نظر آئے۔

قد بے سایہ کے سایہ مرجحت	ظل مدد و درافت پر لاکھوں سالاں
شمع بزم دنیہ ہو میں گم کُنْ آنا	شرح متن ہویت پر لاکھوں سالاں

حُنْقَالِیٰ کی مِنَّت پا لَا کھوں سلام
عَزَّت بُعْدِ ذَلَّت پا لَا کھوں سلام
ہم فقیروں کی ثروت پا لَا کھوں سلام
فُقْرَن از هار قربت پا لَا کھوں سلام
جو ہے فردِ عزت پا لَا کھوں سلام
عطَّلِ حَبِيب نہایت پا لَا کھوں سلام
اس دل افروز ساعت پا لَا کھوں سلام
یادِ گاریٰ اُمَّت پا لَا کھوں سلام
بَرَكَاتِ رَضَّاعَت پا لَا کھوں سلام
دو دھپتیوں کی نصفت پا لَا کھوں سلام
بُرْجِ ماهِ رِسَالت پا لَا کھوں سلام
اُس خدا بھائی صورت پا لَا کھوں سلام
کھلئے غنچوں کی نگہت پا لَا کھوں سلام
کھلئے سے کراہت پا لَا کھوں سلام
اعرتِ دال طویت پا لَا کھوں سلام
بے تکفِ ملاحت پا لَا کھوں سلام
پیاریٰ پیاریٰ نفاست پا لَا کھوں سلام
اچھیٰ اچھیٰ اشارت پا لَا کھوں سلام
سادیٰ سادیٰ طبیعت پا لَا کھوں سلام
کوہ و صحرائی خلوت پا لَا کھوں سلام
اس جہاں لگیر بعثت پا لَا کھوں سلام
جلوہ ریزیٰ دعوت پا لَا کھوں سلام
عَلَمْ خوابِ احت پا لَا کھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پا اعلیٰ درود
کثرتِ بُعْدِ قِلَّت پا اکثر درود
ہم غریبوں کے آقا پا بیحد درود
شرقِ انوار قدرت پا نوری درود
بے سہیمٰ قسمٰ وعدیلٰ و مثیل
سَرِّ عَجَبِ ہدایت پا بی درود
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
پہلے سجدہ پا روزِ آذل سے درود
زرع شاداب ہر ضرع پر شیرسے
بھائیوں کیلئے ترکِ پستاں کریں
کہدِ والا کی قسمت پا صدما درود
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن
اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
فضل پسیدائشی پر ہمیشہ درود
اعتلاءٰ جبلت پا عالی درود
بے بناؤٹ ادا پر ہزاروں درود
بھینیٰ بھینیٰ مہک پر مہکتی درور
میٹھیٰ میٹھیٰ عبارت پر شیریں درود
سیدھیٰ سیدھیٰ روشن پر کروں درود
روزگرم و شبِ تیرہ و تار میں
جس کے گھیرے میں یہاں نبیاءُ ملک
اندھے شیشے جھلا جھل دلکنے لگے
لطف بیداری شب پا بیحد درود

گریے اب رحمت پ لاکھوں ساں
گرم شان سطوت پ لاکھوں ساں
اس خلا دشکست پ لاکھوں ساں
آنکھ والوں کی بہت پ لاکھوں ساں
بدر کی دفع نظمت پ لاکھوں ساں
جنبیت بیش نصرت پ لاکھوں ساں
غرش کوں جرات پ لاکھوں ساں
مضطہ تیری صولت پ لاکھوں ساں
شیغہ ران سطوت پ لاکھوں ساں
ان کی ہر خو خصلت پ لاکھوں ساں
ان کے ہر قبیح حالت پ لاکھوں ساں
ان کے اصحاب عترت پ لاکھوں ساں
اہل بیت نبوت پ لاکھوں ساں
اس یاض خبابت پ لاکھوں ساں
ان کی لوٹ طینت پ لاکھوں ساں
حبلہ آرائے عفت پ لاکھوں ساں
اس روایت زدابت پ لاکھوں ساں
جان احمد کی راحت پ لاکھوں ساں
راکب دوش عزت پ لاکھوں ساں
روحِ سخن اوت پ لاکھوں ساں
چپشی گیر عصمت پ لاکھوں ساں
بیکس دشت غربت پ لاکھوں ساں
رنگِ رومی شہزادت پ لاکھوں ساں

خندہ صحیح عشرت پ نوری درود
زمی خونے لئیٹ پ دام درود
جس کے آگے کنخی گزین بمحکمین
کس کو دیکھای یوسی سے پوچھے کوئی
گرد و دستِ خشم میں خشال ہلال
شور تکبیر سے تحریتی زمیں
نغمہ ہائے دیڑاں سے بن گوئے
وہ چھاپاں فخر سے آتی صدا
ان کے آگے وہ مزہ کی جانبازیاں
الغرض ان کے ہر موپہ لاکھوں درود
ان کے ہر نام فنبدت پ نامی درود
ان کے مولا کے ان پر کروں درود
پارہائے صحفِ عنخہائے قدس
آبِ طبیب سے جس میں پودے ہجے
خون خیارِ اسل سے ہے جن کا نہیں
اس بتول جگ پارہ مُضطہ
جس کا آنچل نہ دیکھا مہمہ و مہمنے
سیدہ زاہدہ طبیبہ طاہرہ
حسن مجتبی سید الائمه
ادج مہر ہدی مونج بھرمندی
شہر خوار عاب زبان نبی
اس شہید بلاشاہ ملکوں قبا
دُر درین جنف مہر بن شرف

بانوانِ طہارت پا لکھوں ساں
پر دُنگیانِ عفت پا لکھوں ساں
حق گزار رفاقت پا لکھوں ساں
اس سرائے سلامت پا لکھوں ساں
ایسے کوشک کی زینت پا لکھوں ساں
اس حرمیم برأت پا لکھوں ساں
اُن کی پُر نور صورت پا لکھوں ساں
اُس سُرادق کی عصمت پا لکھوں ساں
مفتي حپار ملت پا لکھوں ساں
حق گزار ان بیعت پا لکھوں ساں
اُس مبارک جماعت پا لکھوں ساں
اوَحْدَ کاملیت پا لکھوں ساں
عَزَّ وَنَارِ خلافت پا لکھوں ساں
ثانی اشیئن ہجبرت پا لکھوں ساں
چشم و گوش و زارت پا لکھوں ساں
اُن خداوتِ حضرت پا لکھوں ساں
تینِ مسئولِ رشدت پا لکھوں ساں
جانِ شانِ عدالت پا لکھوں ساں
دولتِ بخش عُسرت پا لکھوں ساں
روج و نورِ عفت پا لکھوں ساں
خُلَمَ پوش شہادت پا لکھوں ساں
ساقی شیر و شربت پا لکھوں ساں
با فضلِ ولایت پا لکھوں ساں

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
جلوگیانِ بیٹُ الشَّرَف پر درود
پیغمبا پہلی ماں کھف امن و اماں
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
مَنِزلٍ مِنْ قَصْبٍ لَا تَنْصَبْ لَا تَحْجَبْ
بنت صدقیق آرام حبانی
یعنی ہے سورہ نور جس کی کی گواہ
جن میں بون قدس اگاہ رستے جائیں
شمع نابان کا شانہ اجتہاد
جالِ نثاران بدر و اُحد پر درود
وہ دسوں جن کو جنت کا گزندہ ملا
خاص اس سابق سیر قرب خدا
سَائِيَه مُضطَفَه ما يَه اصطَفَه
یعنی اُس افضلِ احْلُمَ بَعْدَ اشْفُلَ
اَصْدُقُ الصَّادِقِينَ سَيِّدُ اشْقَيِينَ
وہ عمر جس کے اعدا پہ شید استر
فارقِ حق و باطل امام الہدمی
ترجمانِ بُنیٰ ہم زبانِ بُنیٰ
زادہ محب و احمدی پر درود
در منثور قرآن کی سلک بُنیٰ
یعنی عثمان صاحب قیص بُنیٰ
مرتضی شیر حق اشیع الائچیین
اصلِ نسلِ عَفَ وَجَرِ وَصْلِ خدا

اویں دفع اہل فرض و خروج
 شیرشیر زن شاہ خیبر شکن
 ماہی فرض و تفضیل و نصب خروج
 مؤمنین پیش فتح و پس فتح سب
 جس سملانے دیکھا انھیں ک نظر
 جن کے دشمن پے لعنت ہے اللہ کی
 باقی ساقیانِ شراب طہور
 اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
 ان کی بالا شرافت پے اعلیٰ درود
 شافعی مالک احمد رضا امام حنفی
 کاملان طریقت پے کامل درود
 غوث اعظم امام التقی و القی
 قطب ابدال و ارشاد و رشید الرشاد
 مردِ قتل طریقت پے بے حد درود
 جس کی مجرہ ہوئی گردان اویسا
 شاہ برکات و برکات بیشینیاں
 سیدآل محمد امام الرشید
 حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
 نام و کام و تن و جان و حال و مقابل
 نور جاں عطر مجوعہ آل رسول
 زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
 بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
 تیرے ان وسقتوں کے طفیل لے خدا

چپار می رکن ملت پ لاکھوں سلام
 پر تقدیم سی قدرت پ لاکھوں سلام
 حسامی دینِ نعمت پ لاکھوں سلام
 اہل خیر و عدالت پ لاکھوں سلام
 اس نظر کی بصارت پ لاکھوں سلام
 ان سب اہل محبت پ لاکھوں سلام
 زین اہل عبادت پ لاکھوں سلام
 ان سب اہل مکانت پ لاکھوں سلام
 ان کی الاصیادت پ لاکھوں سلام
 چپار باغِ امامت پ لاکھوں سلام
 حمالاں شریعت پ لاکھوں سلام
 جلوہ شان قدرت پ لاکھوں سلام
 مجتی دین و ملکت پ لاکھوں سلام
 فرد اہل طریقت پ لاکھوں سلام
 اس قدم کی کرامت پ لاکھوں سلام
 نو بہار طریقت پ لاکھوں سلام
 گل روپ ریاضت پ لاکھوں سلام
 زینت قادریت پ لاکھوں سلام
 سب میں چھکی صورت پ لاکھوں سلام
 میرے آقاۓ نعمت پ لاکھوں سلام
 احمد نور طینت پ لاکھوں سلام
 تائب اہلِ نعمت پ لاکھوں سلام
 بہنہ ننگ خلقت پ لاکھوں سلام

میرے استادوں باپ بھائی بہن اہل ولد و شیرت پا لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں شاہ کی ساری امانت پا لاکھوں سلام

کاشِ محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں ان کی شوکت پا لاکھوں سلام
مجھسے خدا کی قدر تیکہ میں یاں رضا
مُصْطَفَى حَبَّابَ حَمَّاثَ پا لاکھوں سلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدُونَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ طَمَّنِيْعُ الْعِلْمُ
وَالْحِلْمُ وَالْحِكْمُ طَدِافِعُ الْبَلَاءِ وَالْأُلُوَّبَاءِ وَالْقَحْطُ وَالْمَرِضُ وَالْأَلَمُ طَ
وَعَلَى إِلَهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

غوثِ عظیم بن بے سرو سماں مددے قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے
ما گدا نیم تو سلطان دو عالم ہستی از تو داریم تمنا ش جیسا لال مددے
بھیج اے رب پس رسول نام روح پر غوث کی درود وسلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدُونَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ وَإِلَهُ الْكَرَامِ
وَابْنِهِ الْكَرِيمِ الْغَوثُ الْأَعْظَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

تو رے دیکھن کوترسے جیرا یا عبد القادر جیلانی
کا ہو بندوہ پئیں میں درس دکھایا عبد القادر جیلانی

ہے او گھٹ گھٹ موری بیتا یا عبد القادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبد القادر جیلانی
اے مظہر گل فَأَنْبِي فِي اللَّهِ اَفْيَضًا تَمَّ بَاقِي بِاللَّهِ
یہ شان تری اللہ الہ یا عبد القادر جیلانی

وہ مدھری صورس بھری انکھیاں از بھری نی لے حق کے فی
کبھو سپنے میں معہ درس دکھا یا عبد القادر جیلانی

صورت علوی سیرت نبوي اللہ جمیل کے مظہر
ہے لیس کمیلہ چراتا یا عبد القادر جبی لانی

تن من سب وارہوں اب سارو سہاگ اُنارت ہوں
شیخا اللہ کی حپوں مالا یا عبد القادر جبی لانی
درشن کوئے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کا کے کھوں
میں براہ کی ماری یہ پتا یا عبد القادر جبی لانی

اے لیس کمیلہ کے مظہر شاہ رسل کے ہونو نظر
اے سورا نام من سورا اللہ یا عبد القادر جبی لانی
رس کھا و پیش میں ہیں میں کیا کھلے جاؤں سکھیں میں
پت رکھ لے موی مہارا حب یا عبد القادر جبی لانی

نیناں ترست ہیں درشن کو موبے دھکی کتخا پیتم سن لو
ا ب دور کرو موری پتا یا عبد القادر جبی لانی

تم مظہر شاہ رسالت ہو تم معدن جود و شفاوت ہو
کیوں کرنے کھوں شیخا اللہ یا عبد القادر جبی لانی

چھائے گم کے کاے بندرا اور بست ہے دھکی رکھا
بیچن جاوے موری چھڑیا یا عبد القادر جبی لانی
تو روی چڑی سیس انواوٹ ہوں اور نینیں نیز ہواوت ہوں
سن لے آرج رجای کی آن داتا یا عبد القادر جبی لانی

اللہم صلی علی سیدنا و مولیانا محمد و علی ای سیدنا و مولیانا محمد بعد دعی
ذریمة الف الف مرے و بارک و سلم ط

عزیزو اذکر خدا و ذکر مصطفیٰ و بیان میلا محبوب خدا جل و علا و علیہ علی آلہ الف الف الصلاۃ
والثنا ہوا ہے اور تذکرہ حضور سیدنا سلطان بغداد غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سناء ہے۔ رحمت کا بادل
گھر ہے، دریائے رحمت امداد ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وقت اجابت دعا ہے۔ لہذا ادب سے سرخھا کر

ہاتھ اٹھا کر دل کو مد نی سر کار سے لگا کر دعا کیجئے۔

دعا

موقع ہے رسائی دعا کا
تا پا یہ عرش ہاتھ اٹھا کر
بے مثل مثال بے مثالی
قند میں حريم کریا تی
انداز شوق سے ادب سے
اک نہ ہوتی لقا سے سور
دم میں رہ آخرت کریں طے
جس طرح سے صح صادق عید
ٹوپی میں کسی کی جیسے جگنو
میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل
رکھی ہو یہ مشنوی کنون میں
کھل جائے نہ قبر میں لفافا
جب دفتر حشر ہو چکے بند
کھل جائیں مرے براق کے پر
پچھے رہیں کاتبان اعمال
پہنچا دے مجھے قدم تک
مشکل سے بھی شکلین ہوں آس اس
سزہ جو آگے نہال ہو جائے
واں میں ہوں اور آپھوں خدا ہو
بس اے مرے نکونہ اس نباں بس

اس وقت اٹھا ہوا ہے پردا
کر عرض ادب سے سر جھکا کر
اے پر تو مہر لا یزاںی
شمع حرم خدا نما تی
جس طرح ملا تو اپنے رب سے
یوں ہی تیرے عاصیانِ بھجوہر
صدقہ میں ترے یہ آرزو ہے
ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
پوں سر پہ ہو مہر آتشیں خو
ڈمن پکڑی ہو پہلی منزل
گزرے مرے نعمت کے سخن میں
پردہ رہے نا مہ عمل کا
اس دم کھلے چشم آرزو مند
جلدی کرے شوق قلب مضطرب
اس تیزی سے آئے وہ سبک بال
پنجھے مرا باو پا ارام تک
رہ جائیں نہ میسر دل کے ایمان
شامتے نہ پاممال ہو جائے
یاں شوق و خلوص و انجا ہو
کافی ہے اسی قدر بیاں بس

لازم ہے اب سے بُش خوشی
جو مُہر ہو میرے خاتمہ کی

اَمِينَ اَمِينَ شُمَّ اَمِينَ بِحَاجَه حَبِيبِكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
حَبِيبِ حَلْقِه وَنُورِ عَرْشِه وَقَاسِمِ رِزْقِه سَيِّدُنَا وَحَبِيبِنَا وَشَفِيعِنَا وَحَفِيظَنَا وَصَيْرِنَا
وَوَكِيلِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّد سَيِّدُ الْقَاهِرِينَ عَلَى اَعْدَاءِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْهَمَّ
وَاصْحَابِه وَزُرْسَيْتِه اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط
نَعْلَى قَدْرِ نقشِ قدمِ رسولِ مَوْلَى مَقْدَسِ (بَالْمَبَارِك) عَلَى صَاحِبِهَا الْفَالْفَاتِحَيَةِ اِسْلَامِکَ

سَنَدِ مُتَصَّلٍ

برادران اہل سنت کشکم اللہ تعالیٰ وایدم۔ آپ حضرات کو علم ہے کہ وہابیہ دیوبندی نے جہاں اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہا [۱] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک کو پاگلوں، جانوروں، بچوں، چارپاؤں کے علم کی مثل لکھا ہے۔ [۲] حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم و سبق و شریف کو ایسی لعین کے علم سے لکھایا [۳] حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نئے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا [۴] سرکار دو عالم علیہ الف الف الصلاۃ والتحیۃ کو دیوبندی مولویوں کا شاگرد تھتا یا [۵] وہاں حضور سید المرسل مختار کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الف الف مرہ وبارک وسلم کے آثار شریفہ مثل نعل مقدس، نقش قدم رسول شریف، موئے اقدس (بال مبارک شریف) کو جھوٹا اور مصنوعی قرار دے دیا۔ والیاذ باللہ تعالیٰ۔

لہذا فقیر سرپا تقصیر اس وقت برادران اہل سنت کے اطمینان قلب کے لئے حضور اکرم نبی آدم و بنی آدم نور مجسم نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعل مقدس نقش قدم مبارک و موئے اقدس شریف کی سند متصل پیش کرتا ہے۔ یہ آثار شریفہ مارہڑہ مطہرہ درگاہ برکاتیہ سرکار کل کی مسجد میں موجود ہیں اور ان کے علاوہ اور تمکات بھی ہیں اور اعراض میں حاضرین وزائرین

[۱] دیکھو فوٹو توتوی گلگوہی [۲] دیکھو حفظ الايمان ص ۷ و ۸ [۳] دیکھو براہین قاطعہ ص ۵

[۴] دیکھو تحذیر الناس ص ۲۸ [۵] دیکھو براہین قاطعہ ص ۲۶

کو زیارت سے مشرف کیا جاتا ہے۔ خصوصاً صفو و حمادی الآخر و جب المرجب و ذیقده کے
مہینوں میں۔

عزیزان اہل سنت یقین رکھیں کہ معاذ اللہ وہابیہ کا قول بدترازبول کہ یہ اشیاء مصنوعی
ہیں بالکل ان غزوہ پادر ہوا ہے۔ اور دنیا میں اب تک ان مقدس آثار شریفہ کی متصل سننیں موجود ہیں۔
چنانچہ ایک سند تو آج فقیر ہی پیش کر رہا ہے۔ فقیر سرپا لقصیر نے یہ سند متصل حضور پور سالاہ کو دوستان
برکاتیہ مند نشین سجادہ برکاتیہ قاسمیہ تاج العلاماء سراج العرفاء عالی جناب معلی القاب حضرت سیدی
وسنند مولیانا الشاہ مولوی مفتی حافظ سید اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی زیب سجادہ
 قادریہ رزاقیہ برکاتیہ قاسمیہ دامت برکاتہم القدسمیہ و متعنا یغیضاً نہم کی خدمت با برکت میں ”کرم
ہائے تو مار کر دگستاخ“ پر نظر کرتے ہوئے عرض کر کے حاصل کی اور اب ہدیہ ناظرین با تکمیل
ہے۔ وَهُوَ هَذَا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلة والسلام على سيدنا
محمد و على آلہ واصحابہ اجمعین اعلم ان رسول الله صلى الله تعالیٰ
عليه و على آلہ وسلم اذا توضئالخروج إلى خيير سقط شعر مبارڪ من
رأسه الشريف فاعطاہ رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه و على آلہ وسلم
بلال ابن حمامۃ مؤذنه عليه و على آلہ الصلة والسلام وهو به بیده الشريفة ثم
اذا اتصلت جنود الاسلام عند حصن الخير و كان كل الاطراف طین فوضع
القدم المبارک على الطین و صار نقش القدم عليه فرفعه بلال ابن حمامۃ
مؤذن رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه و على آلہ وسلم بعد فتح الخیر ثم
رجعت جنود الاسلام الى المدينة الطيبة و جلس رسول الله صلى الله
تعالیٰ عليه و على آلہ وسلم فى مسجد المدينة الشريفة مع جميع
الصحابۃ رضی الله تعالیٰ عنہم وجاء خبرموت عبد الرحمن الذى كان من
جار رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه و على آلہ وسلم فقال النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم نصلى الصلاة على جنازته فقال الاصحاب رضى الله تعالى عنهم يارسول الله وهو رجل تارك الصلاة وشارب الخمر وفاعل الزنا فمنع رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى واصحابه وسلم لصلاة الجنازة فلما جاءت الجنازة ووقع نظر رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم على الجنازة وينزل الملائكة من السماء من المشرق والمغارب والحرور العين من الجنة كُلُّهُمْ يَحْمِلُونَ الجنازة ذهب رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم بالتعجيز وترك التعليين لكثرة الملائكة ومَشَى من الانامل الى قبره وبعد الدفن سأله رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم عن اهله من افعاله فقالت يارسول الله هو يسغفر الله في كل الليالي وبعدة ينام فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم صار درجته من الاستغفار فرفع النعلين المباركين بلال ابن حمامه مؤذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم ثم وصلت هذه النعم الثلاثة العظمى من بلال الى ابنه عبدالله ثم وصلت من عبدالله الى ابنه عبدالجليل ثم وصلت من عبدالجليل الى ابنه نصير الدين ثم وصلت من نصير الدين الى ابنه قوام الدين ثم وصلت من قوام الدين الى ابنه غياث الدين ثم وصلت من غياث الدين الى ابنه كمال الدين ثم وصلت من كمال الدين الى ابنه جلال الدين ثم وصلت من جلال الدين الى ابنه شمس الدين ثم وصلت من شمس الدين الى ابنه ضياء الدين ثم وصلت من ضياء الدين الى ابنه جان الله ثم وصلت من جان الله الى ابنه اصف الدين ثم وصلت من اصف الدين الى ابنه الحاج صوفى ثم وصلت من الحاج صوفى الى ابنه الحاج مشتاق ثم وصلت من الحاج مشتاق الى ابنه الحاج طالب ثم وصلت من الحاج طالب الى ابنه الحاج ساقط ثم وصلت من الحاج ساقط الى ابنه الحاج واقف ثم وصلت

من الحاج واقف الى ابنه ساقى ثم وصلت من ساقى الى ابنه الحاج طاهر ثم وصلت من الحاج طاهر الى ابنه الحاج جميل ثم وصلت من الحاج جميل الى ابنه جمال الدين الوعاظ غفر الله تعالى لهم ذنوبهم امين رب العلمين بحرمة شفاعة سيدنا محمد رسول الله شفيع المذنبين صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم فهذه قرطاس لشفاعة الخالق كان المرقوم في سنة الالف والمائة والستين من الهجرة المقدسة ثم وصلت من الحاج جمال الدين الوعاظ الى ابنه الحاج محمد جعفر ثم وصلت من الحاج محمد جعفر الى المحتاج الى الله الفقير السيد حمزه ابن السيد الشاه الـ محمد الواسطي الحسيني البلگرامي ثم المارهروي باذن الحبيب سيدنا محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم في سنة الثلث والسبعين والمائة بعد الالف من الهجرة التبويه صلى الله تعالى على صاحبها وعلى الله واصحابه وسلم يقول الفقير محمد ميان القادرى البر كاتى عفى عنه قد نقلت هذه السنده من خط جدي السيد نور الحسن المرحوم المغفور الذى حرره فى ٢١ جمادى الاولى سنة ١٢٩٦ه وانقلت فى ١٣ جمادى الاخرى سنة ١٣٥٣ه والتبركات الثلاث المذكورة موجودة الان محفوظة بحمد الله تعالى فى المسجد البر كاتى الواقع فى خانقاہ البر كاتيه فى مارهروه فى تولية الفقير وبنى اعمامه المشتركة لكن النعل الشريفة واحد د ط الفقر الحقير او لا درسول محمد ميان القادرى البر كاتى القاسمى غفر الله تعالى له

خَتْمَ قَادِرِيَّةِ كَبِيرٍ

شفاء اراض ودفع بلیات حل مشکلات رہائی محسوساں و خلاصی قرضداران غرض کر جس دینی و دینیوی بلا و آافت کے دفعیہ کے لئے اسے پڑھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ آفت دور ہو او جس جائز مقصد کے لئے پڑھا جائے ضرور کامیابی حاصل ہو۔ باوضو پڑھیں۔
درود غوشہ شریف ۱۱۰ بار۔

سُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ طَوْلًا حَوْلَ { ۱۱۰ مرتبہ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝
سُورَةُ الْمَ نَشَرَحُ ۝ ۱۱۰ رفعہ
سُورَةُ الْحَلَاصُ ۝ ۱۱۰ بار

يَا بَاقِيَ أَنْتَ الْبَاقِي ۝ ۱۱۰ مرتبہ يَا شَافِعِيَ أَنْتَ الشَّافِعِي ۝ ۱۱۰ رفعہ
يَا كَافِيَ أَنْتَ الْكَافِي ۝ ۱۱۰ مرتبہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْظُرْ حَالَنَا ۝ ۱۱۰ مرتبہ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَسْكُنْ فَالَّنَا ۝
إِنَّنِي فِي بَحْرِ هَمٍ مُغْرَقٌ ۝ ۱۱۰ مرتبہ مُخْذِيَّ سَهْلٍ لَنَا إِشْكَالَنَا ۝
يَا حَبِيبَ إِلَّاهِ خُدُّبِيَّ ۝ ۱۱۰ مرتبہ مَالِعَجْزِيَ سَوَّا كَمُسْتَكْوَىٰ ۝ ۱۱۰ بار
فَسَهْلٍ يَا إِلَهِي كُلَّ صَعْبٍ ۝ ۱۱۰ رفعہ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ سَهْلٍ ۝ ۱۱۰ رفعہ

يَا صَدِيقِيَّ يَا عُمَرِيَّ يَا عُثْمَانِيَّ يَا حَبِيبِيَّ ۝ ۱۱۰ مرتبہ
دفع شر کن خیر آور یا شہیر یا شہر ۝ ۱۱۰ مرتبہ

يا حضرت سلطان شیخ سید شاہ عبد القادر جیلانی شیخ اللہ المددود ۝ ۱۱۰ رفعہ

ما ہم محتاج تو حاجت روا ۝ ۱۱۰ مرتبہ المددیاغوث عظیم سیدرا ۝ ۱۱۰ مرتبہ

مشکلات بے عدو دار کیم ما ۝ ۱۱۰ مرتبہ المددیاغوث عظیم پیر ما ۝ ۱۱۰ رفعہ

يا حضرت شیخ محمدی الدین مشکلکشاپا بایخیر ۝ ۱۱۰ بار

امداد کن امداد کن از بندگم آزاد کن ۝ ۱۱۰ مرتبہ در دین دُنیا شاد کن یا غوث عظیم شتیخر ۝ ۱۱۰ بار

يا حضرت غوث اغاث شتاب اذن اللہ تعالیٰ ۝ ۱۱۰ مرتبہ

نُخْدِيْدِيْ حِيَلَانُخْدِيْدِيْ ء شَيْئاً لِلَّهِ أَنْتَ نُورُ أَحْمَدِيْ } ۖ ۖ ۖ

طُفَّيْلٌ حَضْرَتِ دَسْتِيْكِيرُ ثِنْ هُوَوَزِ زِيرُ } ۖ ۖ ۖ

سُورَةُ هَيْسَنْ شَرِيفُ أَيْكَ بَارِ قَسِيدَهُ غُوشَهُ شَرِيفُ أَيْكَ بَارِ دَرُونْ غُوشَهُ شَرِيفُ } ۖ ۖ ۖ

اس کے بعد اس سب پڑھے ہوئے کا اور کچھ شیرشی وغیرہ ہو تو اس کا بھی حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیٰ میں ثواب کا تھنہ پیش کرے۔ پھر اپنے مقصد کے لئے حضور قلب سے دعا مانگے۔ درود غوشہ شریف یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ

وَاللَّهُ الرَّحِيمُ وَالْكَرِيمُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قصیدہ غوشہ شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَقَانِي الْحُبُّ كَآسَاتِ الْوَصَالِ ء فَقْلُثُ لِحَمَرَ تَحْوِيْ تَعَالَى

محبت نے مجھوں کے پیالے پلائے تو میں نے اپنی شراب کو کہا ادھر آؤ

سَعَثَ وَمَشَتْ لِتَحْوِيْ فِي كُعُوسِ ء فَهِمْتُ لِسُكْرَ تَحْيِيْ تَعَالَى

وہ شراب جالوں میں (جہیں جہیں) میری طرف دوئی ہوئی آئی تو میں اپنے دوستوں میں شراب سے مست ہو گیا

فَقْلُثُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَمُوا ء بِحَالِي وَأَدْحَلُمُ أَنْتِيْمُ رَجَالِي

تو میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ لوگ کجھی عزم کریں اور یہرے حال (نگ) میں جائیں کہیں آپ یہرے ہماری بندیں

وَهُمْوَا وَأَشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِيْ ء فَسَاقِيَ الْقَوْمَ بِالْوَافِيْ مَلَالِيْ

اور (قطبو) قدر کرو اور شراب پیو آپ لوگ میرا شکر بیں اور ساتی قوم (ساتی شش) میرے لئے جام شراب لے لیں ہو گیا

شَرِبِّيْمُ فُضْلَتِيِّ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيِّ ء وَلَا يَلْسِمُ عَلِيِّيِّ وَإِتْصَالِيِّ

جب مجھے نہ پوچھا تو (قطبو) آپ لوگوں نے بھی کچھ شراب پیاں لیکن آپ لوگ یہی بندر میں تباہ و قرب اتصال کو نہ پیش کئے

مَقَامَكُمُ الْعُلَى جَمِيعًا وَلِكُنْ ء مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالَى

لیکن یہ میں تباہ آپ لوگ کے مقام سے بلند، اور یہ بہیش بلند ہے گا اگرچہ آپ سب (قطبو) کامقاً بلند ہے

أَنَا فِي حَضْرَةِ الشَّقْرِيْبِ وَحْدَيْ ء يُصْرَفُنِي وَحَسْتِي دُوَالْحَبَالِ

خدا تعالیٰ مجھے اپنے قرب میں پھرتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے میں بارگاہ تقریب میں لیکا نہ منفرد ہوں

- اَنَا الْبَازِيُّ اَشَهَدُ بِكُلِّ شَيْخٍ ۝ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اَعْطَى مِثَالِيُّ
یعنی اللہ پر عالم بھی حضرت مخدوم زندگانی کا شہادت ہے
اویام اللہیں کوں ہے جب کہ میرا جسیات بے عطا کیا گیا ہے
- کَسَانِيُّ خَلْقَةً بِطَرَازِ عَزِّمٍ ۝ وَتَوَجَّنِي بِتِيَّبَانِ الْكَمَالِ
اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت پہنا یا جب کیغز کے بیان لٹیں
اور میر سے رفض و مکالات کے تابع رکھ دیئے
- وَأَطْلَعْنِي عَلَى سِرَّ قَدِيمٍ ۝ وَقَلَّدْنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِيُّ
اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قدمیں راز پر مطلع فرمایا اور میر
گلیں لٹیں چنان کا گلوپنڈا لاوجوں نے ماگا عطا فرمایا
- وَوَلَّنِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمِيعًا ۝ فَحُكْمِي نَافِذَوْيِي كُلُّ حَالٍ
اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تما اقطبوں پر حکم بنادیا
تو میر احکم ہر حال میں نافذ و حاری ہے
- وَلَوَالْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارٍ ۝ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ
اور اگر میں اپناراز دریا وہ بیڑاں والوں
تو تم ام دریا تھیں زوال ہو جائیں
- وَلَوَالْقَيْتُ سِرِّي فِي جَبَالٍ ۝ لَدُكَّتْ وَأَخْشَفَتْ بَيْنَ الرِّسَالِ
اور اگر میں اپناراز پہاڑوں پر ڈالوں
تو وہ پس کر ریت جیسے ہو کر نظر نہ آئیں
- وَلَوَالْقَيْتُ سِرِّي فَوَقَ نَارٍ ۝ لَخَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالٍ
اور اگر میں اپناراز آگ پر ڈال دوں
تو وہ میرے حال کے راستے بجھ کر خاکستر ہو جائے
- وَلَوَالْقَيْتُ سِرِّي فَوَقَ مِيَّتٍ ۝ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمُؤْلِي تَعَالَىٰ
اور اگر میں اپنے بھید کو مردے کے اوپر ڈال دوں
تو وہ مردہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے (فوراً) کھڑا ہو جائے
- وَمَا مِنْ ۝ هَاهُشْ هُوْزْ أَوْدُهُورْ ۝ تَمْرُّوْتَةً ضَنْيِ الْأَسَالِيٰ
اور بہیش اور زمانوں میں سے جو ہو چکے
اور جو ہونگے کوئی ایسا نہیں جو میری بارگاہ میں حاضر نہ ہو
- وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَحْبَرِي ۝ وَتُعْلِمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ حِدَالِيٰ
اور وہ مہینہ زمانہ مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ جاں میں ہوگا
اور آگاہ کرتا ہے تو میں اس میں کی (زیادتی) کرتا ہوں
- مُرِيَدِي هَمْ وَطَبْ وَأَشْطَحْ وَغَنِيٰ ۝ وَأَفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْأَسْمُ عَالِيٰ
لے میکے مرید قلی بیں شاہزادہ خوشی اور جو چاہے الپ
اور جلوچا ہے وہ کر کیونکہ میر امام بزرگ ہے
- مُرِيَدِي لَا تَخْفَنِي رَبِّي ۝ عَطَانِي رَفْعَةً بِنْلَتُ الْمَسَالِيٰ
میر کمریت کوئی سے خوف مت کر اللہ میر امال کیے
اسے مجھے بلندی کی بھیگے میں پنے مقصد کو تھیگ کیا

مُرِيدِی لَا تَحْفُ وَ اشْ فَائِتٍ ؛ عَزُومٌ قَاتِلٌ عَنْدَ الْقِتَالٍ

کیونکی میں سخت ارادہ والا بھگتا میں (ذمتوں کا) قاتل ہوں اے میرے مرید تو کسی چغل خور سے مت ڈر

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتٍ ؛ وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْبَدَالِي

میں ناک کے ڈنک آسمانوں زمین میں جھکے جاتے ہیں اور نقیب (چاؤں) سعادت میرے لئے خاہ ہو جائے ہیں

بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي ؛ وَقُوتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْصَفَالِي

اللہ تعالیٰ کے تھام شہریں ملکوں نیک حکم کے تالیع ہیں اور یہ وقت یہ گول کی پیٹیں سے پہلے ہی صاف تھا

رَظَرَتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمِيعًا ؛ كَحَرَدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اِتْصَالٍ

میں نے اللہ تعالیٰ کے تھام شہریں کی طرف دیکھا تو وہ سب ملکیتی سامنے بیٹھ لی کے دانتکے ہیں

رِحَبَالِي فِي هُوَاجِرِهِمْ صَيَّامٌ ؛ وَفِي ظُلَّمِ الْلَّيَالِي كَالَّالِي

میکے بھائی بند (اقطاب میرین) گری میں روزہ دار ہیں اولاد ہی کی راتوں (عابد کی روش سے) متوبوں کی طرح مجھے تھے ہیں

وَكُلُّ وَلِيٍ لَهُ قَدْمٌ وَّرَثَيٍ ؛ عَلَى قَدَمِ الْبَرِّي بِدْرَ الْكَمَالِ

ہر ایک ولی میرے قدم بقدم ہے اور بیٹک میں حضور مسیح ارسل کے قدموں پر ہوں (جو فلک سارتے کے) بد کمال ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صَرَّتُ قُطْبًا ؛ وَنَلَّتُ السَّعْدَدِمِ مَوْلَى الْمُرْوَالِي

میں نے ظاہری باطنی علی پڑھا بیان تک کہ قطب ہو گیا اور بیتل دشامل کے بادشاہ (خدا) کی امداد منزلي سے کوئی پیش گیا

أَنَا الْحَسِينُ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيٌ ؛ وَأَقْدَامِي عَلَى عُنْقِ الرِّحَبَالِ

میں حضرت امام حسن ضیا اللہ عنہ کی ولادت والوں کو تھجھ عیار مراقا ہے اور یہ افتادہ تمام مردان خدا (اویس الدین اللہ) کی گزنوں پر ہے

أَنَا الْحَجِيلُ مُحِيُ الدِّينِ اِسْمِيٌ ؛ وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْحِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں مجی الدین میر القربے، اومی کی رغبت کے نشان پر ہاؤں کی چوڑیوں اپر لہر لے ہیں

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اِسْمِي

اور میر ایام نامی عبد القادر ہے اور کمی شہرو ہے

وَحَبِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اوہ مسکے دادا نانا صلی اللہ علیہ وسلم جو شہر میکال کے بارکتیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدِنِ الْجُبُودِ وَالْكَرْمِ ط

وَعَلَى اَلْكَرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ازِ مؤلف غفران

مگر ادا ہو شنا کیا بھلا مدنیے کی
تو پھر بشر کرے کیونٹر شنا مدنیے کی
نہ کیوں خلد سے اچھی فضادینے کی
ملے ذرا سی جو خاک شفا مدنیے کی
میری دوا تو ہے آب و ہوا مدنیے کی
دکھادے جلد خدارا فضادینے کی
نصیب کر مجھے مولیٰ قضا مدنیے کی
بسی نظر میں ہو پیاری فضادینے کی
کہ ہو گی میری لحد میں خیا مدنیے کی
جمالِ مکہ سے بڑھ کر آدا مدنیے کی
ملے برائے خدا اس محبتِ رضوی کو
ترے حضور میں تھوڑی سی جا مدنیے کی

اسکھوں میں بیسیں میری انوار مدنیے کے
اے کاش کہ بخاتے ہم خار مدنیے کے
ہم کو تو یہیں خوش آئے یہ خار مدنیے کے
فرقت میں ترپتے ہیں بیمار مدنیے کے
نعرے یہ لگاتا ہے ہر بار مدنیے کے
اتنی سی تمبا ہے سرکار مدنیے کے
بجا میں تے بندے رُواز مدنیے کے
بغداد کا دلہا ہا ہا اور چار مدنیے کے
قُشُوْسیٰ چلے آئیں دو چار مدنیے کے
بس اتنی تمبا ہے سرکار مدنیے کے
فروں کے سب غنچے کھل کھل کے یہ کہتے ہیں
زاہد کو مبارک ہوں جنت کے گل غنچے
وہ چہرہ نورانی دکھلا دو خدارا اب
دل کی ہے عج جالت سمجھاؤں اسے کیونٹر
بلوں کے مجھے در پرسگ اپنا بنا لیجے
ہم پسچھی کرم کی ہو للہ لظہ رشتا
صدیق و عمنیاں حیدر کے رہوں ظل میں
مر جاؤں اگر یاں پر لیجا میں مجھے آکر

محزوں ہے دل غمگیں رنجی ہے جگر میرا
ہو باغ جناں انکی خوشبو سے تروتازہ
گلزار جناں رضواں تھک کوہی مبارک بھیں
اللہ نے جب تم کو محبوب بنایا ہے
تھوڑی سی جگہ دیجے دنوں میں حمبت کوہی
سرکار میں بلوکے سرکار مدینے کے

سہرا

شعبان المعظم ۵۲ھ میں محبت مسیحیت جناب سیٹھ حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری کے صاحبزادے حاجی عبدالکریم سلمہ اور ان کے برادر محبت مسیحیت جناب حاجی آدم جی حاجی جمال صاحب قادری برکاتی کے فرزند لبند ایوب سلمہ کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر حاجی صاحب نے گونڈل میں اکابر حضرات علمائے اہل سنت مشائخ طریقت کو موعود یا خدا اور ان حضرات نے کرم فرماتے ہوئے گونڈل میں رونق افروزہ کو کراپنے انفاس قدسیہ و فیوض قادریہ برکاتیہ رضویہ سے حضرات اہل سنت کاٹھیاواڑ کو مشرف فرمایا اور شنہ کاموں کو سیراب کیا۔ بڑی مبارک محفلیں اور بارکت جلسے ہوئے۔ نقیر حقیر نے ایک سہرا عرض کیا تھا۔ جس کے بعض اشعار ہدیہ ناظرین ہیں۔

فسلم پہلے بنا تحریم اللہ کا سہرا
پھر اس کے بعد حمد حق کا اچھا سا سہرا
چنول میں باغ غفت مُصطفَى کے بھول اوکلیاں
تو پھر یا خوٹ کیلیوں میں گونڈل خوشنما سہرا
کہ تھاتاں شفاقت سرپرخ پر نور کا سہرا
شب معراج آقا بن کے دولہا عرش پر پہنچے
براتی تھے فرشتے اور دو لہا سپیعَ الْمَ
دو عَ لم کو معطر کر رہا تھا آپ کا سہرا
خدا نے احمد مرسل کے سہرے کے قصد میں
نبیوں اور رسولوں کو نبوت کا دیا سہرا
ہزاروں حرتیں حق کی ہوں نازل شاہ طبیبہ پر
کہ جس کے سرپر مخشیں مشفاعت کا رہا سہرا

ہوان کے آں اور اصحاب پر بھی حمتیں نازل
مرے سہرے کوئں کر اہل سنت ہو رہے ہیں خوش
نجاست کے جو کیرے ہیں انھیں پھولوں کیا نسبت
خدا و صطفے کو گالیاں دیتے ہوں جو بے دین
حبیب حق نے فرمایا کہ خوشبو ممحون پیاری ہے
بسی خوشبو ہے شاہ طیبہ کی پھولوں میں لکیوں میں
رہیں کھڑوں کے منچ پر حشر میں بارود کے سہرے
شعار کفر و کافر میں تشبیہ ہوتا ہے پیشک
حضور علی حضرت کا یہ فیضان دیکھو لو گوئیں میں
یہ فیضان دیکھو لو گوئیں میں حضور علی حضرت کا
بندھا ایوب اور عبدالکریم قادری کے سر
مرانو شہ پھلے پھولے ہمیشہ باغ ہستی میں
غُدایا نوشہ معراج کے سہرے کے صدقے میں
ند لگ جائے نظر حسناً ذکی رخسار جاناں پر
خدا و صطفے کا فضل اور احسان ہے اعْتَہا شام
ہے اولادِ رسول قَاسِمِ سَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ پر
ہیں شیر پیشہ سنت بھی اس جلسے میں جلوہ اگر
مرے نوشہ تھوڑا فضل حق رحمت نبی کی ہو
مسلمانوں کے سر پر باندھ جائی فضل کے سہرے
مُحَمَّدٌ قادری فیض حضور علی حضرت سے
سُنَّاٰ حشر میں اللہ کے محبوب کا سہرا

مُنْقَبَتُ

درشان

حُصُوپُ نوآقاۓ نعمت دیاۓ رحمت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البر کریم مجید اعظم دین و ملت
 ”شیخ الاسلام اول مسلمین“ تاج الفویل الکاملین راس العلماء الرشیعین
 مولیانا مولوی الحاج مفتی

حافظ قاری شاہ ابو محمد عبدالصطفیؒ محمد رضا خاں صاحب
 قادری برکاتی آل رسولی بریلوی ”رضی الرحمن“

أَيُّهَا الْبَحْرُ الْفَطْمَطَمَ أَيُّهَا الْحَبْرُ الْعَالَمُ
 أَنْتَ شَيْخُ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ مَفْضَالَ كِرَامَ أَنْتَ مَقْدَامُ هَمَامُ
 رُحْلَةً قَرْمُ هَمَامُ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ سَائِيْ مِنْكَ يَكْفِيْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَه
 أَنْتَ لِي سُورَ لِقَبْرِيْ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ مَأْوَلَتَ الْفَخِيمَ أَنْتَ مَلْجَانَ الْعَظِيمُ
 أَنْتَ مَوْلَانَ الْكَرِيمُ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ كَرْزَلَی لِي وَمَنْ أَنْتَ دُخْرِی فِي عَدَی
 أَنْتَ غَوْشِی أَنْتَ غَیْشِی سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا